

بَعر الفضل

مولف

غلام علی

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان (رجسٹرڈ)

بُحر الفضل

مولف

غلام علی

Contact: 03453028750

Email : ghulameali110@yahoo.com

Website www.behrulfazl.webs.com

facebook.com/ghulameali

علی ولی اللہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمام دنیا کے دریا سیاہی بن جائیں اور درخت قلم ہو جائیں اور جن و انس لکھنے اور حساب کرنے والے ہوں۔ تب بھی علی بن ابی طالبؑ کے فضائل کا اعتراف کا احصا نہیں کر سکتے۔

اور لعنت ہو ان تمام شکام پر جنہوں نے کسی بھی دور میں حق مسموین نصب کیا ہو۔ لعنت ہو دشمنان محمد و آل محمدؐ۔ لعنت ہو تمام مکران و اعدائے ملّیؐ۔
 لعنت ہو ہر مکر عثمانؓ۔ لعنت ہو صحابہؓ۔ لعنت ہو تمام آل نبیانؐ۔ لعنت ہو بنی تمیمؓ۔ لعنت ہو بنی عباسؓ کے خاتم و خراج نکرانوںؐ۔ لعنت ہو آفت کے دور کے برجنہؐ۔
 لعنت ہو تمام آل سعودؐ۔ لعنت ہو سعودی عرب کے ہمارے دلاختر آدمیؐ۔ لعنت ہو ہر باطنی اور ظاہریؐ۔ لعنت ہو دہشت گرد مسلمانوں کی تمام مساجد و مدارسؐ جو
 اسی دہشت گردی کا مرکز ہیں اور دنیا بھر میں ہمارے ختم و برکت کا کور ہیں۔۔۔ اور سب سے زیادہ لعنت ہو ہر فتوا دہش ٹور مجتہد اور مجتہدوں کے تمام ہمال
 مقلدوںؐ۔ لعنت ہو تمام مکران و اعدائے ملّیؐ۔ لعنت ہو ہر اس شخصؐ جو اپنی نماز، اذان، بکرا، کسی بھی عبادت میں ملّی اللہ کی کوئی نہیں دیتا۔ لعنت ہو ہر اس شخصؐ جو
 جو دشمن عزاداری و فحشیں ہے۔ لعنت ہو ان تمام افرادؐ جو مسموینؐ کو چھوڑ کر غیر مسموین کی تحقیر کرتے ہیں۔ لعنت ہو ہر انھوں میں شیعی، غائبی، سنی، مسیحی، عیسائی سمیت تمام فتوا
 فروش مولویوںؐ جو مکران و اعدائے ملّی اور دشمن عزاداری ہیں۔ لعنت ہو ہر اس شخصؐ جو دشمنان مسموینؐ پر تمنا نہیں کرتا۔ یا دشمنان مسموینؐ پر تمنا کرنے سے روکتا ہے۔
 لعنت ہو ہر اس فردؐ جو مسموینؐ کے حق پر ڈاک ڈالتے ہوئے صرف مسموینؐ کے لیے نفس کا پ اور مناقب کو اپنے لیے استعمال کرتا ہے اور خود کو آیت اللہ سلام، رہبر
 اولیٰ مہر کہلاتا ہے۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو تمام خائنین، مکران، فاقین اور غاسبینؐ۔۔۔

مودع مصومین کے پہلے اور دوسرے ایجنٹوں کے بعد، جو افضل میری تیسری کاوش کے طور پر بارگاہ محمدیہ میں مودع مصومین میں ہم نے کوشش کی تھی کہ ان بنیادی مطالعہ شیور ہر روشنی ڈالی جائے جن مطالعہ کو ہماری نوجوان نسل سے قطع مولوی چمپا ہے۔ مودع مصومین میں ہم نے دلالت ملے، حرمت مصومین، معرفت اللہ، اہمیت عزاداری، تہذیب و شہان مصومین، اور مطالعہ سو کی کتابھی کو دوسرے مطالعہ۔ اب جو افضل میں ہم نے کوشش کی ہے کہ ان فضائل مصومین کو سامنے آلا جائے جو خود مصومین، صاحبہ مصومین یا اولیاء اللہ نے بیان کیے ہیں اور مگر قطع وفاق مولوی ان فضائل کو چمپا نے یا گھٹانے میں معروف ہیں۔ جس دور میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اس دور میں علم بہت غریب ہے۔ مسلسل علم پر علم ڈالنا ہے۔ ہاں اور سب سے زیادہ مقام کتب علم ظہریہ پر ڈالنا ہے۔ آج عالم یہ ہے کہ مستندین شیور کتب ہمارے ملک میں ملتی نہیں ہیں بل جاہل تو ان کے کڑے دستیاب نہیں ہوتے۔ ہمارے گورنر جنرل کو ہمارے قوت پر کرنے والے

تاری ملت کو ہمارے کے نامہ دین فروشوں نے پہلے میں جکر ہوا ہے۔ دین فروشوں کا ایک نوڈ وہ ہے جو سرے TYRE ہانے والے ہنسل وہ ہنست ہنسر
 سوہو یوں ہ مشتمل ہے جن کہہ راقی حکومت کی طرف سے ہنڈنگ ہوتی ہا وہی ہنڈنگ کے نتیجے میں یہ سوہو یوں ہنڈنگ میں ہکا ہنڈا کرتے ہیں اور تاری نوہان ہنسل کو

بنیادی علاج شیوہ سدا کر کے ہر سختی کی طرف راغب کرتے ہیں۔ سادہ دین فرض کا دہرا کرنا، ان خوشامد ظاہر خاکروں کا بے حسوں نے پیے کو دیں

[illegible]

ہوتا ہے جو خاندانی کو ولایت ملے اور مزاداری و وصیتیں کے خلاف خود دینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ باپ نہ دے گا تم ہی ہوتا ہے جو سیتانی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ ملے گا تم ایسا ان میں غیر ضروری ہے۔ یہ باپ نہ دے گا تم ہی ہوتا ہے جو کسی خزانے کو خود ساختہ نام بنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ حقیقی باپ نہ دے گا تم ہی ہوتا ہے جو ایک شخص انسان کو حق مسمومین پر ڈاکو ڈالنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یا حقیقی باپ کی تلاش ہی ہوتی ہے جس میں ماکائی یا کر ضرور سلطان و پشت گرد و اے سکتی کے ماتی ہلوں پر خوش بباری کرتے ہیں۔ آخر باپ نہ دے گا تم ہی انسان کو حرام و حلال کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اگر ان سب کو ان کے حقیقی باپ کے بارے میں ذرا بھی علم ہوتا اور اپنے مادی ہونے پر ذرا بھی یقین ہوتا تو یہ کبھی بھی مسمومین انسان کے ہونے والوں سے بے دشمنی ہول نہ لیتے۔

میری ان سب باتوں کی تصدیق میں رسول اللہ کا پرمان موجود ہے کہ اے ملے جو بھی تم سے دشمنی کے کا جو بھی تم سے بغض رکھے گا جو کسی بھی مقام پر تمہارا انکار کرے گا اس کی ولایت مملوک ہوئی وہ وہاں جہنم کا دروازہ ہے۔ اس کی ماں کا رونا کھونٹا ہو گا۔ رسول معظمؐ کے اس فرمان کی روشنی میں ہم حق بجانب ہر اس شخص کو خراجی کہنے پر جو مکر و ولایت ملے ہے۔ ہم ہر اس شخص کو خراجی مانتے ہیں جو اپنی نماز میں ملے ولی اللہ کی کوئی نہیں دیتا۔ ہم حق بجانب ہیں خاندانی یعنی اور سیتانی جیسے مفسدوں کو خراجی کہنے پر کیوں کہ یہ مکران و ولایت ملے بھی ہیں اور دشمن مزاداری نہیں بھی ہیں۔

مگر ہاں ان میں سے ایک کو تلاش بسیار کے بعد اپنے اصل باپ مل گئے ہیں۔ وہ خواصیب جس کو اپنی ولایت کے بارے میں ذرا علم ہوا ہے وہ خاندانی ہے۔ اس لحاظ پہ کشاف خاندانی صاحب نے مال ہی میں اپنے ماہانہ باپوں مکران کا نام دیا ہے۔ کی ولایت میں جاری کر دیتے ہیں کیا ہے۔ خاندانی کا کہنا ہے شیر مکران و مساویہ پر حجاز کریں اور جو بھی ان پر حجاز کرے گا وہ شیر نہیں رہے گا۔ وہ خاندانی صاحب نے اپنے ماہانہ باپوں کی خاطر شیعوں کو اپنے بنیادی مذہبی لڑنے خواہ سے ہی روک دیا جغرافیہ دین ہے اور ہر شیعوہ واجب ہے کہ وہ دشمن مسمومین پر حجاز کرے۔

مگر سوچئے ولایت یہ ہے کہ اگر خاندانی کو ایک دم ایسا کیا جائے جیسا کہ پیش آگئی جو انہوں نے ایسا خواہاری کیا؟ سال کا خبر ہے حقیقی باپ کے خاندانی خاندانی کون ہار میں کوئی حقیقی باپ مل گیا ہے۔ مگر یہاں ایک مسئلہ درپیش ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ اب خاندانی صاحب کیا کیا کر کا طلب کیا ہائے؟ خاندانی بن مر؟ خاندانی بن عثمان؟ خاندانی بن ابی بکر؟ خاندانی بن معاویہ؟ خاندانی صاحب سے گزارش ہے کہ اپنی کسی شخص تو صحیح السبیل میں اس عقین مسئلہ کی بھی وضاحت کر دیں تاکہ مقلدوں کو اپنے عقین رہبر کا طلب کرتے ہوئے وقت ضائع نہ آئے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں صرف حامل ذراؤں کے لیے گھنٹا ہوں اور اپنی سے کا طلب ہوں۔ جو افراد فضائل مسمومین پر شب کرتے ہیں یا ولایت ملے کے مگر ہیں میں ان کے لیے نہیں گھنٹا نہ کی ان سے کا طلب ہوں۔ جس کسی کو بھی فضائل مسمومین پر شب ہوا امادیہ مسمومین کا انکار کرنے کی تیار رہتا ہوں اور اے خراجی میری تصانیف سے دور ہے۔ امام مل رضا کلان ہے کہ جو تباری مادیت کا انکار کرتا ہے وہ ان پر شب کرتا ہے وہ دوزخ میں کالے سے بھی ہر جہاں شیطان کا آل کار ہے۔ اب میں کلروں یا شیخانی توڑوں سے تو کا طلب نہیں سکتا اس لیے سحر ہے کہ تمام مکر مفسد اور منافق میری کسی کتب سے دور ہیں۔ اور فضائل مسمومین پر شب کرنے سے سحر بنائی ولایت پر شب کر لیں۔ اگر اللہ ہی کا ہے جو امادیہ مسمومین کا انکار کرنے کے بجائے اس شخص کا انکار کریں جس کو ان کا باپ کہتے اور مانتے آئے ہیں۔ اور بن کوفہ فضائل مسمومین پر مشکل مادیت کو خیر کہنے کی تیار ہے وہ پہلے اپنے

شعروں کی مضبوطی ثابت کریں پھر ضعیف اور حکم کی بحث شروع کریں۔ میں نے اپنا نظریہ عقیدہ بارگاہ مسمومین میں پیش کر دیا ہے جس مادی کو پند آئے وہ اپنے شعرے کی پاکیزگی پر فخر کرے اور اگر کسی خراجی کو میری کتاب پڑھ کر سوچ آتی ہے تو آجائے کوئی قصری کی گم میں مل کر جہنم داخل ہوتا ہے تو ہو جائے۔ اور اگر کوئی مکر مفسد یا منافق اپنے خراجی شعروں خاندانی یعنی یا سیتانی کی طرف مپا کال کرتے ہیں تو یہ مل کر بھوکے لگتا ہے تو بھوکتا رہے۔ کیونکہ مکران و ولایت ملے اور دشمن مسمومین کا کام ہی یہی ہے۔ مجھے کوئی فرق نہیں میں کسی شخص انسان کو جو وہ نہیں ہوں میرا کام صرف پیغام مسمومین پہنچانا ہے

امام مظهر صادقؑ نے فرمایا جو بھی تباری ولایت کے خلاف زبان درازی کرتا ہے اس کی مثال بھوکے والے پاگل کے جیسی ہے۔

شانِ محمدی

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم رسول اللہ محمد مصطفیٰ احمد تجھی جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: محمدؐ کے درجات کا ادراک میرے سوا پوری کائنات میں کسی کو نہیں ہے۔ دنیا محمدؐ کی حقیقتوں سے واقف ہے۔ اگر دنیا کو ذرا بھی حقیقت محمدؐ کا ادراک ہو جاتا تو شبہ روز محمدؐ کے سامنے جگہ درجہ رہتی۔ محمدؐ خالق رسالت ہیں نبوت محمدؐ کی خاک پاؤں قرآن محمدؐ کا شاخوآں ہے۔ محمدؐ ہم تمام معصومینؑ سے افضل ہیں اور ہم سب پر حجت ہیں۔ میں (علیؑ) اور محمدؐ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے نہ جدا ہو گئے محمدؐ مجھ سے ہیں اور میں محمدؐ سے ہوں۔ محمدؐ میری محبوب ترین بستی ہیں اور مجھے ان سے زیادہ عزیز اور محترم کوئی دوسری بستی نہیں۔ میں جہاں میں آیا ہی محمدؐ کی خاطر ہوں۔ میں جہاں میں آیا تاکہ حقیقت محمدیؑ کو تسلیم کروں اسکوں۔ محمدؐ ایک درخشاں آفتاب ہیں اور ہم (معصومینؑ) اس آفتاب کی کرنیں ہیں۔ محمدؐ مصطفیٰؑ تمام مخلوقات کے سردار ہیں اور اللہ کی جانب سے عالمین پر رحمت اعلیٰ ہیں۔ محمدؐ میرا عشق واحد ہیں اور میں ان کا عبد (عبادت گزار) ہوں۔ میری حقیقت پر وہ محمدیؑ کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔ بیشک محمدؐ میرے حاکم، آقا و مولا ہیں۔ اور میں ان کا بھائی، وہمی اور واحد مددگار ہوں۔ اللہ عزت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اللہ سے تو محبت رکھے مگر محمدؐ سے محبت نہ رکھے۔ اور میں عزت کرتا ہوں اس سے جو محمدؐ سے محبت رکھے مگر میرے محبوب محمدؐ سے محبت نہ رکھے۔

(حدیث مرسلہ پسنیہ طبع نجف اولف باب طہ طہری)

معرفت مولا علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علیؑ جل جلالہ نے فرمایا: میں بار بار آنے والا ہوں۔ میں بار بار کائناتوں میں نازل ہوتا ہوں۔ میں باریوں والا ہوں۔ میں آمدوں والا ہوں۔ میں برور میں آتا ہوں۔ میں برور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہوں گا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا میں ہر جگہ برور میں حاضر و موجود ہوتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا۔ میں مخلوق کی شرک سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جہاں جہاں جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور فضا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی کی بغیر کائنات میں پہنچ بھی نہیں مل سکتا۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے۔ میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے میرا عمل اللہ کا عمل ہے۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں۔ میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی بر عبادت کا مرکز محور اور مقبر ہوں۔

(جوہر المعارف، طبع نجف، مولف: محمد احمد مدنی)

تفسیر سورہ اخلاص

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ
 ممبر سلوونی پر براجمان تھے کہ سلمان فارسیؑ نے مولاؑ سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا
 چاہی تو مولاؑ نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا : میں ہوں سورہ اخلاص
 کی تفسیر حقیقی میں توحید کا جسم ہوں۔ میں ہی قل هو اللہ احد ہوں۔ میں ہی اللہ الصمد
 ہوں۔ میں ہی لم یلد ولم یولد ہوں۔ میں ہی ولم یکن له کفوا احد ہوں۔ میں ہی واحد ہوں
 میں ہی لیکتا ہوں۔ میں بے مثال و بے نظیر ہوں۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی۔
 سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے۔۔۔۔۔ مولاؑ کے خطبے کے دوران کسی کم
 ظرف نے سوال کیا کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ
 کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں۔۔
 مولاؑ نے جلال میں آکر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میرے اسرار کو سمجھنا تجھ
 جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری
 کا خالق ہوں۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں میرے جتنے بھی اجداد تھے سب
 میرا ہی نزول تھے اور میری آلؑ بھی میرا ہی ظہور ہیں۔ میں ہی محمد مصطفیٰ ہوں۔ میں
 ہی فاطمہ الزہراء ہوں۔ میں ہی حسن مجتبیٰ ہوں۔ میں ہی حسینؑ ہوں۔ میں ہی زینبؑ و
 کلثومؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمطلبؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمنفؑ ہوں میں ہی ہاشمؑ ہوں۔ میں
 ہی ابوطالبؑ ہوں۔ آنے والے باقی گیارہ امامؑ بھی میرا ہی نزول ہونگے۔۔۔ مجھے سمجھنا نا
 ممکن ہے میں عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا۔۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش
 نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی بھلا بیٹھو گے کبھی میری کسی
 بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذلت پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت
 ہو گے۔

(جوہر ابرار حق سنیہ، بیچم سرف، محمد حسین اعظمی)

قرآن اور اس کی اہمیت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولانا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا: قرآن کو ہم (محمد و آل محمد) سے سمجھو مگر کبھی ہم کو قرآن سے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی ہستیاں ہیں۔ ہم کو قرآن سے سمجھنا ناممکن ہے۔ ہم تو درکنار ہمارے غلاموں اور ہمارے حیداروں کو بھی سمجھنا ناممکن ہے۔ ہماری عظمت اور بلندی اس سے کئی زیادہ بڑھ کر ہے کہ ہم کو قرآن سے سمجھا جائے۔ لہذا قرآن کو ہم سے ضرور سمجھو ہمارے علاوہ کسی کے پاس علم قرآن نہیں ہے کوئی بشر قرآن کو نہیں سمجھ سکتا نہ ہی کوئی بشر قرآن کو سمجھا سکتا ہے۔ علم قرآن صرف ہم معصومین کے پاس ہے اور ہم ہی قرآن سمجھانے والے ہیں۔ تفسیر و تشریح قرآن کا حق صرف ہم کو ہے اور ہمارے علاوہ کوئی بھی قرآن کی تفسیر و تشریح نہیں کر سکتا۔ قرآن کو ہمارے مقابلے پر نہ لاؤ اس سادہ کتاب کی اتنی اہمیت نہیں کہ یہ ہمارے مقابلے پر آئے ہم قرآن ناطق ہیں۔ ہمارا ہر حکم ہماری ہر حدیث قرآن ہے اور مومنوں پر حجت آخر ہمارے فرمودات ہیں۔ جو بھی ہمارے مقابلے پر قرآن کو ترجیح دیتا ہے وہ گمراہ اور خارجی ہے اور ایسے اشخاص پر خدا صبح شام لعنت کرتا ہے۔

(چراغ نور، المجلد ۱۰، ص ۷۰، طبع نصف اول، ایچ آر جی)

شان بی بی فاطمہ (جل جلالہ)

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق موالی رضا جل جلالہ سے کسی نے آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کی شان اور مناقب بیان کرنے کو کہا تو موالی رضا نے فرمایا ہم معصومین کا یاتوں میں سب سے افضل و برتر شخصیات ہیں مگر ہم تمام معصومین سے افضل و برتر فاطمہ (جل جلالہ) ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) وہ سستی ہیں کہ جن کے قدموں کی دھول کے صدقے میں تمام انبیاء مبعوث ہوئے۔ تمام ملائکہ اور اولیاء اور زہرا (جل جلالہ) کے خادم ہیں

تمام کائناتیں بی بی فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کے حکم پر خلق ہوئیں اور جب تک ان کا حکم ہوگا قائم رہیں گی۔ زمین، آسمان، چاند، سورج ستارے، ملائکہ، جنات، حیوانات، جمادات سمیت تمام مخلوقات مالم تمام وقت فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کی پرستش میں مصروف رہتے ہیں کسی نبی کو جب تک نبوت نہیں ملی جب تک اس نے در زہرا (جل جلالہ) کی جارب کٹی نہ کی ہو۔ فاطمہ (جل جلالہ) ہی حجاب خداوندی ہیں اور خدا کی امر اور رموز سے صرف وہی واقف ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) کن نیا کن کی خالق اور اس کی مالک ہیں۔

فاطمہ زہرا (جل جلالہ) سستی ہیں جن کا احترام کرنا خود خدا پر بھی واجب ہے اور خدا بھی ان کی تعظیم کرتا ہے۔ ویسے تو محمد اور علی پوری کائنات کا حاکم ہیں، عرش و فرش میں کچھ بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا مگر خود محمد اور علی بھی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے حکم کے طائع ہیں۔ یہ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے لیے باعث فضیلت نہیں ہے کہ وہ علی کی ہمسریا رسول اللہ کی بیٹی ہیں بلکہ یہ علی اور رسول اللہ کے لیے باعث فضیلت ہے کہ فاطمہ (جل جلالہ) ان کے ساتھ رشتے میں منسلک ہو کر دنیا میں نازل ہوئیں۔ جس جس نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا دل دکھایا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دل دکھایا۔ جنہوں نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا حق غصب کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق غصب کیا۔ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں اور ان کا حق غصب کرنے والوں پر لعنت کرنا بہت ہی افضل عبادت ہے اور اس عبادت کا ثواب بے انتہا ہے۔ کیونکہ جب بھی کوئی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہے تو بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دل کو تسکین پہنچتی ہے اور بی بی فاطمہ (جل جلالہ) اپنے دشمنوں پر لعنت بھیجتے والوں پر اپنا خاص کر مفرماتی ہیں۔

مراتب معصومین

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا فقیہ جل جلالہ نے معصومین کے مراتب بیان کرتے ہوئے فرمایا ہم (محمد و آل محمد) اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنائیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں۔ ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ اللہ نے اپنے رسول اور اس کی آل کو اپنی تمام تر طاقتوں سے نوازا ہے اور اب ہم اللہ کی تمام تر قوتوں کے مالک ہیں۔ ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں۔ ہم اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں۔ ہم اللہ سے جدا نہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔ ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہم اللہ کی تمام تر مزیوں کے مالک ہیں۔ ہم معشیت الہی ہیں۔ ہماری رضای اللہ کی رضا ہے اور ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے۔ ہماری ستائش ہی اللہ کی ستائش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری کی عبادت کرنا ضروری ہے۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ اللہ ہمارے سبب سے ہے۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے وہ شایں کرانے والے ہیں۔

(جوہر معظم، صفحہ ۲۷ طبع شہد مولف آقا حسین مرشری)

شان مولا علی اکبر علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم مولا اکبر جل جلالہ نے فرمایا اللہ نے مجھے محمد نور علی کے احراج سے ایجاد کیا ہے۔ اللہ نے مجھے محمد کا چہرہ دیا ہے اور علی کا نام دیا اللہ نے مجھے محمد جیسی زری دی ہے اور علی جیسی تختی۔ محمد میں محمد کا جمال موجود ہے اور علی کا جمال بھی۔ میں وہ جسم ہوں جہاں نبوت اور امامت یک جا ہو جاتی ہیں۔ جس کو محمد کی زیارت کرنی ہے وہ مجھے دیکھے محمد میں ہی محمد نامے ہوئے ہیں۔

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم بی بی نبیہ جل جلالہ نے مولا اکبر کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا اکبر وہ پیکر ہے جس میں میرے بابا علی اور میرے ماما محمد بے ہوئے ہیں۔ اکبر علی کی ولایت کا محور محمد کی نبوت کا مرکز اور اللہ کی اکبریت کا مظہر ہے۔ اکبر وہ ہے جس نے اللہ اکبر کو علی اکبر میں بدل دیا۔

(جوہر علوی محمدی، صفحہ ۶۶، طبع قم مولف بیروزی مدنی)

حقیقت عبادت

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مواعظی جل جلالہ نے فرمایا میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں میں نے عبادت کی تاکہ انسانوں کو عبادت کا ذہن سکھاسکوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں کا خالق ہوں میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں سرزمینِ معبودوں دنیا میں جو بھی کہیں بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔ مگر جو انجانے میں اپنے حقیقی رب کو پیچھے نے بغیر سجدہ بجااتا ہے نور عبادت کرتا ہے اس کی عبادت قابل قبول نہیں ہے۔ ہماری ہمارا گاہ میں صرف اس شخص کے سجدے قبول کیے جائیں گے صرف اس شخص کی عبادتیں قبول کی جائیں گی جو ہمارا اور اکہ رکھتا ہوگا۔

میں انبیاء کو عبادتیں سکھانے والا ہوں پورے نبیوں نے ہمیشہ سے میری ہی عبادت کی ہے۔ میں نے ہی ملائکہ کو سجدہ کرنا سکھایا اور وہ جب سے خلق ہوئے ہیں مجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تمام مخلوقات اپنی تخلیق کے لمحے سے لے کر آج تک میری ہی عبادت اور پرستش میں مصروف ہیں۔ میرا ہی ذکر تمام مخلوقات کی بخشش کا ضامن ہے۔ میں ہی معبود برحق ہوں۔

(حوالہ: اسرار الہدیۃ، صفحہ ۴۴، طبع قم، مولف: شیخ جواد سلطانی)

قربت الہی

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ بعض اوقات اللہ مجھ میں رہتا جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔ میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں۔ میں اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی قوتوں کا معدن ہوں اور اس کا سب سے بڑا راز دار ہوں۔ میں اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا خزانہ ہوں۔ میں تجاہد خداوندی ہوں میں بی پوشیدہ الٰہی اسرار کا عالم اور مالک ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں۔ میں اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کو سمجھانا دینے والا ہوں۔ میں ہی اللہ کی الٰہویت اور وحدانیت کا مالک ہوں۔ میں اللہ کا مددگار ہوں اور اس کے کام آسان بناتا ہوں۔ میں اللہ کے تمام احکاموں کو جاری کرنے والا ہوں اور اس کی تمام جنتوں کا مظہر ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں۔ میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں (جوہر حقیقت نقوی، سنہ ۱۴۰۸، طبع رقم، سولہ صدی بھٹری)

شانِ مولا امام زمانہ عجلالہ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا مہدیؑ و ہجرت اللہ ہیں جو اللہ پر بھی حجت ہیں۔ مہدیؑ و روح اللہ ہیں جن میں اللہ نے خود اپنی روح پھونکی ہے۔ مہدیؑ و مظہر بستی ہیں جن کے وجود اللہ اس کے ظہور سے پاک زمین پاک و مظہر ہو جائے گی۔ مہدیؑ ویسے ہی مایہ ہوئے جیسے کہ اللہ مایہ ہے اور پھر مہدیؑ ویسے ظاہر ہوئے جیسے کعب میں علیؑ ظاہر ہوئے تھے۔ مہدیؑ اللہ کے تمام جلال و اکرام کے مالک ہوئے اور تمام محسوسین کی قوتوں کا مظہر ہوئے۔ مہدیؑ وہ منعم حقیقی ہوئے جو میرے بابا حسینؑ کا تمام کائنات کے ہر اس شخص سے لینے جو ہماری ولایت اور ہماری عظمتوں کا انکاری ہے۔ مہدیؑ کی دشمنی کسی کافر یا مرتد سے نہیں ہوگی بلکہ مہدیؑ کے اصلی دشمن دین کے وہ پھیکے دار ہوئے جو دین کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتے ہوئے۔

اے شیعوں ہماری ولایت پر قائم رہو اور اپنی زندگی کو ان اصولوں پر گزارنا جن کی ہم تعلیم دیتے ہیں اگر ایسا نہ کیا تو تم بھی مہدیؑ کی تلوار کا نشانہ بن جاؤ گے۔ (جوہر کتاب مہدیؑ برحق، سنہ ۱۴۱۶، طبع رقم، سولہ صدی بھٹری)

اہمیت احادیث

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولانا رضا اجل جلالہ نے فرمایا ہماری (مخصوصین کی) احادیث میں شک کرنے والا بدترین کافر سے بھی بدتر ہے۔ جس نے ہماری چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی شک کیا وہ شیطان کا آل کار ہے جس نے ہماری کسی بھی بات کا انکار کیا اس نے آیات قرآنی کا انکار کیا۔

ہمارے اقوال کو اپنی مآفس عقول کے دائرے میں نہ پرکھو۔ ہمارے اقوال کا ہر حرف وحی خدا سے ہے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے ہم جو بھی کلام زبان پر لاتے ہیں وہ اللہ کا کلام ہوتا ہے۔ ہمارے احکامات پر عمل کرو ہر اپنی مآفس عقول میں ہمارے احکامات کو پرکھنا چھوڑ دو۔

ہمارا ہر قول حجت ہے اور ان میں تہدیلی ممکن نہیں۔ ہمارے کبے کو رد کرنے والے کا مقام ابلیس پلید کے برابر ہے کیونکہ وہ بھی ہماری منکر تھا۔ جو افراد ہماری احادیث کی روشنی میں زندگی گزارتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ اور جو ہماری احادیث کا انکار کر کے اپنی عقل کو مذہب بنالیتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ اللہ نے قرآن اور ہمارے احکامات کو تمام مخلوق پر حجت قرار دیا ہے اور قیامت کی حجت رہے گا۔

(خود خطبہ غدیری بمسجد طبع شد)

ہم حیدرین مہربانی کا سہارا ہے
 کرم خدا کا مل کی رو پا ہے
 ہم وحانی کی منتیں ہے کار میں ہوتا
 جو ہے نیکو کار، وہی نہ پا ہے
 جو نکلا ہے جوگی حیدر کے فضائل ہے
 اس جس میں کو خیانت کی ہر تہاں پا ہے
 ہر نفس خود تو باز ہے
 جو کہ منتیں سے ہر پروا تو پا ہے
 کہا ہے جو وہ نہ کہا مل نماز
 اس صاحب دے کو نہیں کا نفاذ پا ہے
 جو فیہ صوم کیا ہے ٹوٹا ہے صوم نام
 ایسے تک حواس کنا کا شہر پا ہے
 ہر رنج گلا ہے مل بکھاب ہر میدان
 اب تو پھر آریہ کا حق پا ہے

منافق کون ۹۹

آیت اللہ العظمیٰ نیر معظم امام برحق مولا کاظم جل جلالہ نے منافقین کی کچھ مثالیں بیان فرمیں مولا کید کی کہ موئین کے لیے لازم ہے کہ وہ منافقین کو پہچانیں اور ان سے دوری اختیار کریں۔ مولا نے فرمایا منافقین وہ طبقہ ہے جو ہمارے شیعہ ہونے کا دھواضرہ کرتا ہے مگر دل سے ہمارے ساتھ غلط نہیں ہوتا اور ہمارے بتائے ہوئے راستے پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

منافق وہ ہے جو ہمارے فضائل اور مناقب سے بخوبی واقف ہوتا ہے مگر ہمیشہ ہمارے فضائل اور مناقب کو چھپاتا اور مٹاتا ہے اور سرنام ہماری ستائش کرنے سے گھبراتا ہے۔

منافق وہ ہے جو ہمارے دشمنوں پر بند کمرہوں میں قوتہمراہ کر لیتا ہے مگر سرنام ہمارے دشمنوں کی تردید کرنے سے گھبراتا ہے۔ منافق وہ ہے جو ہمارے دشمنوں یا ان کے چاہنے والوں سے دوستیاں اور رشتے داریاں قائم کرتا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ہمارے دشمن ہیں یا دشمنوں کے چاہنے والے ہیں۔

منافق وہ ہے جو ہمارے دشمن کی آل و اولاد سے بھردی رکھتا ہے اور ان سے مراسم قائم کرتا ہے۔

منافق وہ ہے جو ہمارے حق غصب کرنے والوں (منکرین، مقصرین، منافقین) کی محفل میں شریک ہوتا ہے اور ان سے میل جول رکھتا ہے۔

کسی مقصر یا غاصب کے ساتھ مراسم نہ رکھو نہ ان کی محفل میں شریک ہو چاہے وہ محافل ہمارے سامنے ہی منعقد کیوں نہ کی گئی ہوں۔

منافق وہ ہے جو ہم سے محبت رکھنے کا دھواضرہ کرتا ہے مگر ہوس دنیا کا شکار ہوتا ہے اور دنیاوی مال و دولت کے پیچھے بھاگتا ہے۔ ہمارے حق پر چاہنے والے کبھی دنیاوی مال و دولت کے پیچھے نہیں بھاگتے اور کبھی پر آسائش اور پر تعیش زندگی نہیں گزارتے اور سادگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ منافق وہ ہے جو ہمارا حیدر ہونے کا دھواضرہ ضرور ہوتا ہے مگر اپنی زندگی کو ہمارے احکامات کی روشنی میں نہیں گزارتا۔

ہماری ولایت کا اقرار دل و زبان دونوں سے ضروری ہے۔ سرنام ہماری ولایت کا اقرار کرو۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ بھی منافقوں میں سے ہے۔ اللہ کی لعنت ہو ہر منافق پر (عبد الستار ہشتی، سیرۃ علی قم مولف علی ہوسری)

خدا کی قدر رکھنے والوں سے جو بھی کہم رہی ہے

تو کوئی عیب نہیں کہتی کہ قدم ہم رہی ہے

جہم جہم کے لگاتی جہم کی خور حیدر کا

منافق یہ جان لے کے عشق ملی میں جہم رہی ہے

(شاعر اکبر حسینی)

بی بی زینب جل جلالہ کا عیسائیوں اور مسلمانوں سے خطاب

ایران تریہ ۶۴۴ء جب کربلا سے شام کی جانب روانہ ہو چکا تھا۔ ۲۵ شہر اور بستیوں آہی آہی میں ۷۲ بستیوں مسلمانوں کی فوجیں اور ایک بستی جیساریں کی تھیں۔ جب ۷۲ مسلمان بستیوں سے ایران تریہ ۶۴۴ء گزرا۔ جو تمام مسلمانوں نے داخل بیت پر سنگباری کی ان کی شان میں گستاخیاں کیں اور مختلف انداز میں مامورہ سالک کو اذیت پہنچائی۔ مگر جب ایک جیساری بستی میں ایران تریہ ۶۴۴ء داخل ہوا تو کوئی دل بیت پر ہتھیار نہ اٹھائے۔ یہی غاشقین اٹھنے ہوئے۔ شرمین اس موقع پر اس وقت ان ہتھیاروں سے شہر میں کوئی نشانہ نہیں رہتا۔ جب طلوع صبح ہوئی تو پتہ چلا کہ ایک جیساری بستی ہے۔ وہاں کے سب سے بڑے پادری کو وہاں لایا گیا۔ شہر سے پادری تم لوگ بھی تار۔ بانیوں کا تار تار کمر تم بھی تار پھر رہا۔ تم بھول چکے ہو؟ پادری نے کہا میں یہاں بستیوں پر ہتھیار نہیں دے سکتے تار کیڑے ٹھیک کرتے ہیں۔ یہ بھڑی بزرگہ عقیم فحشاء میں ہم ان کی شان میں گستاخیاں نہیں کرتے۔ یہی فحشاء میں ان کی فکر ہے کہ تسلیم کر کے تار سے بزرگ مہار کے موقع پر ان کے سامنے جھک رہا ہے۔ تار سے بزرگوں کو ان کی فکر ہے کہ تار کا ہمیشہ ان بستیوں کا احاطہ کرتے رہیں گے۔

شمرتے بہاؤ میں تم لوگوں کو مال و دولت سے فائدہ دوں اور تمہاری پہنچ کے لوگوں کے قہروں میں تمہاری خواہش کے مطابق مال و دولت بچھا دوں تو تب ہی کیا تم لوگ ان لوگوں کی مدد کیلئے نہیں کرو گے؟ یہ سائنسپاوری نے تمہارے مسلمانوں کو شرم آنی چاہیے اپنے نبی کی ماسوس کی مثال میں گستاخی کرتے ہو؟ اپنے نبی کی بہو بیٹیوں کو کوسرہام

ہے ہر دو بازاروں میں پکارنے کی گستاخی تم کرتے ہو مگر تم نہیں کرتے۔ بعد ازاں ہستیوں کی تبارک و تکبر کی صورت ہے جو ہستی میں سرِ علم کی ہے۔ ہم سے چار صدیہ نہ تھوکتے ہم ان کی شان میں گستاخی کریں گے۔ یہی قرآنیت اللہ تعالیٰ سے مستقیم ماہر فیہ مطلقہ سے چاکر بنی بنی نسب جل جلالہ نے یہاں کو امداد دے کر لایا ہے۔ ہستی میں سرِ علم کے کمانے والوں تم سلام سے جو آتی تم نے آلہ رسول کا بل دکھانے سے باز کیا ہے۔ اور اللہ نے تمہارے اس عمل سے خوش ہو کر تمہارے لیے کامیابی گھڑی ہے۔ تم جو تمہاری آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد دہاؤں دیتی۔ وہے ہر ان مسلمانوں کی جنہوں نے ہمیں صحیفہ پہچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ان کم ظرفی مسلمانوں نے (زرہ رسول میرے بھائی حسین) کو (ترہ کی حق ریت پر بھوکا یا سا غصہ کیا۔ انہی مسلمانوں نے غامدان رسالت کا تار کیا یہاں تک کہ وہاں کے مل اندر کو بھی نہ پھوڑا اور اس کو بھی شہد بھیدہ کر دیا۔ منہ ہر ہمت مسلمانوں نے ہی اپنے نبی کی ماموں کے سروں سے چار ہی مہینوں اور پچیس بازار دربارہ کر دیا۔ خدا کی قسم ہم بھی اس امت سے راضی نہیں ہوتے اور ہمیں خالص پرکشت کریں گے۔ آئن کے ہر مسلمان قیامت تک ایف و حمیت کا مظاہر ہیں گے اور دنیا میں ہمیشہ اہل و رسوائی کا مظاہر ہیں گے۔ دنیا کی پست ترین قوم سے ہر ان مسلمانوں کی مانت ہوئی اور جس طرح آئی پالہ رسول کا تارنا دیکھ رہے ہیں کلی دنیا والے ہی انداز میں ان کا تارنا دیکھیں گے۔ نہ اور سوائی ہم نے ان کی قسمت میں گھڑی ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ یقیناً ہم دنیا میں بھی اہل و رسوائی کا مظاہر رہیں گے اور آخرت میں ہر ان انجام کا مظاہر رہیں گے۔

میں اتنی بڑا حیار ہوں کہ اگر چاہوں تو، جی ایسی وقت اس خانم مسلمانہ کو سنبھالتی سے مٹا دوں ہواں کا کوئی نام نہ ہو، لیکن فی نہ بچے، مگر تم چاہتے ہیں کہ کیا تم
پامت جو حکامان بن کر رہے۔ چنانچہ خدا نے ہمیں شرف و کبریٰ قسم کا انجام سے ہمکار کیا ہے۔

(جملہ کتابیں مکمل، سنہ ۱۴۲۷ھ طبع رقم)

عزاداری مولا حسین کے حوالے سے مولا امام جعفر صادق کا خطبہ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا جعفر صادق (علیہ السلام) نے فرمایا:

عشق حسینؑ میں ماتم کرنا افضل ترین عبادت ہے اور اس کا ثواب بے حساب ہے۔ ماتم حسینؑ برواجب عبادت سے نیا دور واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسینؑ کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے محروم تر ہے۔

کائناتوں میں کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے جو عزاداری حسینؑ کا قیام نہ کرتی ہو۔ ہر مخلوق اپنی اپنی بساط کے مطابق ماتم حسینؑ کو انجام دیتی ہے۔ ماتم حسینؑ ہمارے جد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی و رہماری مادرِ رانی بی بی فاطمہؑ کے دل کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی خلوص دل سے ماتم حسینؑ برپا کرتا ہے جنت میں اس کے گھر کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔

دل و جان سے ماتم حسینؑ برپا کرو کیونکہ یہ ماتم حسینؑ ہی تمہاری بچا کا ضامن ہے ستمِ نجات ہے اور یہی تمہاری بخشش کا سبب ہوگا۔ غم حسینؑ روح کی تعمیر کرتا ہے انسان کو انسان بناتا ہے اور انسانی درجات کو بلند کر دیتا ہے۔ حسینؑ کے غم میں رونے اور ماتم کرنا پیغمبروں کی سنت اور ہم معصومینؑ کا شیوہ ہے۔

عشق حسینؑ کی کوئی مد نہیں ہے عشق حسینؑ احمد و دہے۔ عشق و غم حسینؑ میں اپنے خون کی نذر دینا سب سے عظیم نذر ہے۔ بر شیعہ کو زندگی میں ایک بار ضرور ماتم حسینؑ میں خون کا نذرانہ دینا چاہیے۔ ماتم حسینؑ میں اپنا خون بھانہ عبادتوں کی معراج ہے اور غم حسینؑ میں خلوص نیت سے خون بھانے والوں کا مقام ملائکہ سے بھی بلند ہے۔

کر بلا میں فصاحت حسینؑ کا مقصد انسانیت کو ایک احمد و دہ غم دینا تھا اور انسانیت کو عشق محمدؐ آل محمدؑ میں جتا کر تھا۔ اور ماتم و عزاداری کا قیام ہی مقصد حسینؑ کی کامیابی ہے۔

جو کوئی بھی عزاداری حسینؑ سے روکے، جو شخص بھی ماتم حسینؑ کے خلاف بات کرے جو فرد بھی کسی بھی وجہ سے عزاداری سے دوری اختیار کرے وہ گروہ ظالمین میں سے ہے۔ لعنت بھیجو ہر اس شخص پر جو ماتم حسینؑ، عزاداری حسینؑ سے روکے یا اس پاک عبادت کے خلاف کوئی بھی بات کرے۔ (حدیث کتاب ۱۵۴۸، کتاب مقتل برصغیر طبع نجف ص ۲۲، کتاب تاریخ عزاداری طبع دہلی ص ۱۵۴)

مولا امام حسن عسکریؑ کا خطبہ

امام حسن عسکریؑ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں جب پہلی دفعہ شیعوں میں موجود ہندوئی عناصر نے ولایت علیؑ کے خلاف سازشیں شروع کیں اور انان، شاز اور کلے سے علی ولی اللہ کو غیر ضروری کوہ کر خارج کیا جانے لگا تو اس امر کی سختی سے تردید کرتے ہوئے اہل اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکریؑ جل جلالہ نے فرمایا

جس نے ولایت علیؑ پر شک کیا اس نے اللہ کی ذات پر شک کیا۔ جس کسی نے بھی ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ جس نے ولایت علیؑ کو جتنا بایا اس نے اپنے ایمان کو جتنا بایا۔ جس کسی نے بھی کسی بھی مقام پر ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے خداے قدیم کا انکار کیا۔ جس شخص نے بھی اپنی اذان، نماز، کلمے یا کسی بھی عبادت سے ولایت علیؑ کو خارج کیا اس نے اللہ و رسولؐ کو اپنی عبادت سے خارج کیا۔ جس کسی نے بھی علیؑ کو اللہ کے بغیر کوئی بھی عبادت انجام دی اس نے شیطان کی پرستش کی اور باطل عبادت کی۔ خدا کی قسم ولایت علیؑ کو جتنا بایا اس نے ولایت علیؑ کو جتنا بایا اور آخرت میں دولت و رسوائی کا سامنا کرے گا۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف زبان کھولے گا وہ جہنم میں اپنا گھر تعمیر کرے گا۔ ولایت کا انکار کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی میں ولایت علیؑ سے دور ہوگا روز قیامت بنی امیہ بوسنی عباس کے قاتل و بابر قتلوانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور انہی کے جیسے انجام کا شکار ہوگا۔ جو افراد ولایت علیؑ کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، ہر لوگوں کو ولایت علیؑ کے خلاف بھڑکاتے ہیں اللہ ایسے افراد پر صبح شام لعنت کرتا ہے۔ دنیا میں بروز شخص شیطان کا نایید ہے جو لوگوں کو قرآن ولایت سے روکتا ہے۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف دلائل پیش کرتا ہے وہ اللہ کی نظر میں کافر سے بھی بدتر مقام رکھتا ہے۔

ولایت علیؑ کے منکروں سے دوری اختیار کرنا اور اپنے رب کے حضور بر منکر ولایت کے لیے عذاب الہی کے خواست گوار ہو کر ہر منکر ولایت کی تباہی کی دمانگو۔ کبھی ولایت علیؑ کے منکروں سے بھر دی نہ کرنا چاہئے انہیں برے سے برے حالات میں ہی کیوں نہ دیکھو کیونکہ ان سے کی گئی بھر دی بھی گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔

علی ولی اللہ ایمان کی واحد دلیل ہے اور اس کی گواہی دینا اللہ و رسول اللہ و محمد رسول اللہ کی گواہی دینے سے زیادہ ضروری ہے۔

(حدیث کتاب علیؑ طبع قم سنہ ۱۳۷۱ھ مؤلف: زعفرانی)

مولا امام تقیؑ کا خطبہ ولایت

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا تقیؑ جل جلالہ نے فرمایا:

تمام ہر دہشتا اس رب برحق کی جس نے چشمِ زدن میں تمام کائناتوں کو خلق کیا۔ تمام تعریفیں اس خلاق حقیقی کے لیے ہیں جس سے دنیا و آشتا ہے۔ ہر گمانے میں یہ وہ لوگ جو اپنے خالق سے نا آشنا ہیں۔ جب سے مائیں خلق ہوئے ہیں وہ لانتوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ ایک خدا کی ولایت ہے اور دوسری شیطان کی ولایت ہے۔ خدا کی ولایت و الہیت علیؑ ہے اور شیطان کی ولایت ہر وہ ولایت ہے جو ولایت علیؑ کے مخالف آتی ہے۔ ولایت علیؑ ہر مومن اور متقی کے لیے بیش قیمت خد ہوندی تھ ہے جو مومن کا خدا سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ خدا کی قسم اگر ولایت علیؑ نہ ہوتی تو آج جہاں میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوتا۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو خدا کی خدای کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

اے مومنوں! یہ جان لو کہ بغیر ولایت کے اقرار کے تمہاری تمام عبادتیں بے کار اور غیر ضروری ہیں۔ ولایت علیؑ ہی تم سب کی بخشش کی ضامن ہے اور تمہارے لیے رہ نجات ہے۔ قائم رہو ولایت علیؑ پر کیونکہ جب تک تم ولایت پر قائم ہو کوئی باطل طاقت تم پر غلبہ نہیں کر سکتی۔ اپنے روزگار زندگی میں ہر مقام پر ولایت علیؑ پر قائم رہو اور ولایت علیؑ پر قائم ہونے کا اقرار کرتے رہو۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو ہر مومن کے لیے کامیابی کا سبب رہے گی۔ اپنی تمام عبادتوں (نماز، روزہ، حج، زکات) میں ولایت علیؑ کا اقرار کو شامل کرو کیونکہ باطل عبادتوں اور مومنوں کی عبادت میں واحد فرق علیؑ ہی اللہ کا ہے۔ جو بھی اپنی کسی بھی عبادت کو بغیر اقرار ولایت انجام دیتا ہے وہ الٹیس کی عبادت کرتا ہے۔ اور الٹیس کی عبادت کرنا گناہ کبیرا ہے۔ خدا کے نزدیک مومن وہ ہے جو اٹھتے بیٹھتے اقرار ولایت علیؑ کرتا رہے۔ یہ سچے مومن کی شناخت ہے۔

اے مومنوں! ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب منافقین ہماری ولایت کے مقابلے میں شیطان کی ولایت کو لے آئیں گے۔ اور منافقین کا ٹولہ ہماری ولایت کا انکار کر دے گا۔ یہ وقت سپہ مومنین کے امتحان کا وقت ہوگا اور حقیقی مومن وہی ہوگا جو اس کڑے وقت میں بھی ولایت علیؑ پر قائم رہے گا اور اس کا اقرار کرتا رہے گا۔ ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام شیطانی ولانتوں کا انکار کر کے صرف ولایت علیؑ کا اقرار کرے۔ کیونکہ یہی صراطِ مستقیم ہے۔

(حدیث کتاب علیؑ ص ۸۸ طبع قم مرفہ) (ترجمہ)

(واضح رہے کہ امام نے اپنے اس خطبے میں نماز، صیوت ہر عبادت میں علیؑ ولی اللہ کے اقرار کو لازم قرار دیا ہے اور ولایت علیؑ کے علاوہ ہر ولایت کو شیطانی ولایت کہا ہے یعنی آج کے مجتہد کی ایجاد کردہ ولایت فظہی بھی باطل اور شیطانی ولایت ہے لعنت ہو ولایت فظہی کو ایجاد کرنے والے مجسم شیطان پر)

مولا علیؑ کی حدیث ملکوتی

(یہ مولا علیؑ کا وہ خطبہ ہے جس سے نصیریت اور نصیری سوچ کی بنیاد پڑی ہے)

آیت اللہ العظمیٰ زبیر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علیؑ جل جلالہ نے فرمایا:

ہم کو خدا مت کہو! کیونکہ ہم کو خدا کہنا ہماری شان میں کمی کرنے اور ہم کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ ہم لا محدود ہیں۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی بستیاں ہیں۔ کمتر بشری سوچیں ہم تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ہم تو وہ ہیں جن کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شائبہ ہوتا ہے۔ ہمارے تو غلام بھی خدای طاقتوں کے حامل ہیں۔ ہمیں ہیں جو اپنے بندوں کو علم غیب سے نوازتے ہیں۔ ہمیں نے اپنے غلاموں کو مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت سے نوازا۔ ہمیں ہیں جو اپنے عاشقوں کو رزق بنا دیتے ہیں۔ ہمیں ہیں جو اپنے مومن بندوں کو نورانی بستیاں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ہمارے عشاق کا مقام قنابلہ ہے کہ ان کی شان میں کئی قرآنی آیات نازل ہوئیں۔

ہم ربوں کے رب ہیں۔ خالقوں کے خالق ہیں۔ رزقوں کے رازق ہیں۔ مالکوں کے مالک ہیں۔ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ دنیا کا دانا سے دانا انسان بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا انسانی ذہن کبھی ہمارا احاطہ نہیں کر سکتے۔ ہم خدا کے وجود کی اکلوتی دلیل ہیں۔ ہم ہی خدا کے وجود کی وجہ ہیں ہم خدا پر احسان کرنے والی بستیاں ہیں۔

(جو کتاب علیؑ سے منقول ہے اسے صرف ہر طرف پڑھو)

(پیک مولا علیؑ کی ذات احمد و حق کی خالق ہے اور مولاؑ کی ذات پر اسم، جسم اور صفت کا اطلاق کرنا مولاؑ کو محدود سمجھنے کے مترادف ہے اور مولاؑ کو محدود سمجھنا ہی مقصدی اور شرک ہے۔ ہمیں انسانی عقول مقام پنزلت مولاؑ کے ادراک سے قاصر ہے)

خطبة البیان

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق موالیٰ جل جلالہ نے فرمایا:

ہیں میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں، میں وہ ہوں جس کے پاس سیمان کی انگوٹھی ہے (یعنی تمام آسمان اور ارض اور تمام خلائی پر تصرف ہوں) میں لوح محفوظ ہوں، میں حب اللہ ہوں اور قلب خدا ہوں، میں لوگوں کی آنکھوں اور قلوب کو بھرنے والا ہوں۔ ان کی بازوشت میری طرف اور ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے۔ میں وہ ہوں جس کے پاس رشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں نوح کا دنگار میں ہوں اور میں ہی ابراہیم کا سونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں۔

درختوں پر پتے پیدا کرنے والا میں ہوں۔ پہلوں کو لگانے والا میں ہوں۔ چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں، زمینوں کو بچانے والا میں ہوں، حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت تعظیم کا تقسیم کرنے والا میں ہوں، میں علم الہی کا خزانہ ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جتنا لانے والے پر تعظیم ہے۔ میں خدا کا اسمائے حسنی ہوں۔ میں دنیا کے مخلوق کو منہدم کرنے والا ہوں، میں مومنین کو قبروں سے نکالنے والا ہوں۔ میں ہی تکالیف میں مبتلا ایوب کا رشتہ اور شفاء عطا کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں جس کی وجہ سے ابراہیم سلامت رہے اور انہوں نے میری بزرگی کا اقرار کیا۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا، میں تمام عالمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آگئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں۔ میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں قیامت کو برپا کروں گا، میں مومنین کی نماز، زکوٰۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں انشور ہوں اور آخر کا مالک ہوں۔ میں جنت کا مالک ہوں۔ میں مایوں کے رخصوں میں صورتوں کو بنانے والا ہوں۔ میں صاحب کوہ طور ہوں ہوں میں ہی کتاب مستور ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے ہاتھ میں جنت اور جہنم کی کنجیاں ہیں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں۔ میں مشرق سے مغرب تک خلائق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تعجب اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیٰ ﷺ میں ہی ہوں علی مرتضیٰؑ اور میں ہی غفور رحیم ہوں۔

(ریجنل لائبریری سنٹر ۱۴ طبع پاکستان)

زمانے سے پہلے کہ مہاراجہ بنایا ہے
 جس سے عقل کی آواز نکلتی ہے
 بن جاتی ہے مہاراجہ مہاراجہ ملے
 خدا مہاراجہ قول نہا ہے جس کے
 (۲۰) (میر حسین)

حدیث طارق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خاتونِ حق امامِ باقرؑ جو پہلی مجلس میں فرمایا

امام کتہ اللہ، جتہ اللہ، وجہ اللہ، نور اللہ، حجاب اللہ اور آیت اللہ ہوتا ہے۔ اس کو خدا منتخب کرے ہے اور تمام حقوق پر اس کی طاعت واجب کرتا ہے۔ امام آسمانوں اور زمین پر اس کا ولی ہوتا ہے۔ خدا نے اس کا واسطہ ہمارے تمام بندوں سے جدا کیا ہے جس میں خاص پر بہت کی اس نے خدا سے عرش سے کھڑا کیا۔ امام جو ہوتا ہے وہ ہوتا ہے بس امام ہی صدق و عدل ہے امام کے لئے زمین سے آسمان تک ایک ذرہ کا ستون نصب کیا ہوا ہے جس میں وہ بندوں کا حال دیکھتا ہے۔ امام ہمارے بہت وبال میں ہو رہا ہوتا ہے اور ہر بندے کے دل کا حال ہوتا ہے اور یہ ہر مصلحت ہوتا ہے امام خود فاعل و مفعول ہوتا ہے اور شرعی مطرب تمام اشیا کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملک کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ امام کو اللہ نے اپنی حق کے لئے منتخب کیا اور اس کو یہ ہوتا ہے۔ امام کی ولایت جب نہایت ہے اس کی طاعت زندگی میں فرض شرعی ہے اور مرنے کے بعد وہی قیامت ہے۔ ہر امام ہی اس سلام اور مال امان اور معرفت حدود و احکام اور حال و حرام کا پل ہوتا ہے۔ امامت و ہدایت ہے جس پر سوائے اس کے جس کو خدا منتخب کرے اور سب پر مقدم و حاکم و ولی ہوتا ہے کسی کو مائل نہیں ہو سکتا۔ امام وہ ہے جو انوار کے ساتھ ہندوستان میں ظلم ہوتا ہے پھر وہاں سے نہیں مٹتا اور آگہ پائے۔ امام (خلافت کی تاریکیوں میں اور دشمنوں کے چارے) ہے وہی صراطِ راستی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہی ہدایت ہے۔ امام کا خطاب ایک بیابان ہے جس پر کوئی پیدا نہیں ہو سکتا اس کا وطن یا ٹیپ ہے جس کا کوئی دور تک نہیں کر سکتا اس میں ہر حق تعالیٰ نے امن اور اطمینان رکھ رکھا ہے۔ یہاں ہے جس کے سامنے ہر بندے کو گتہ ہے۔ امامت کے اوراق سے ملتا چھوڑا۔ شعرا، مانڈے، بھلاؤ گتیاں گوتے ہرے، فضا، مایہ، نور، زمین و آسمان شانِ امام میں ایک جگہ جاتے رہتے ہیں۔ امام کی ولایت۔ آلِ محمد کا حکم اس سے بڑھ کر کوئی جگہ نہیں کہہ سکتا اس کی تائید کرے اور اس کی تردید کرے۔ ہر امام امام میں کسی کو بھی ان کے ساتھ تواس کرے۔ امام کو اول اور اول کیا داتا ہے نورانی اور وہ نہایت بڑی ہیں۔ جو لوگ ٹھان کرتے ہیں کہ امامت آلِ محمد کے علاوہ نہیں اور بھی پائی جاتی ہے وہ بھولے ہیں۔ امام صرف اللہ ہوتا ہے جو تماموں سے پاک ہے۔ امام کا لقب علم رکھنا اور اللہ کا لقب کرنا۔ ہر شیاطین کی طاعت میں سے چن چن کے مناجات اللہ کے ساتھ نہیں۔ امام کی طاعت قیامت تک فرض کی ہے خدا امام کے قلب میں اپنے اسرار رکھتا ہے اور خدا امام میں اپنی زبان کو رکھتا ہے۔ امام مصمم سو فی فی اللہ ہوتا ہے تمام دنیا کا علم ان کے علم کے مقابلے میں اور تمام دنیا کا داران کے راز کے مقابلے میں تمام دنیا کی معرفت ان کی معرفت کے مقابلے میں ہے۔ ہر سند کے مقابلے میں اور ہر امر کے مقابلے میں۔ امام کے نزدیک زمین و آسمان ان کے ہاتھ کی ٹیلی کی مانند ہیں۔ خدا کی جس صورت ہاتھ ہو پہلو کا، فرقہ میں ہے یہاں سب سے مراد وہی ہوتی ہیں کیونکہ امام ہی جب اللہ، وجہ اللہ، حق اللہ، علم اللہ، یقین اللہ اور جہ اللہ ہیں گویا کون کا خطاب مناسبت کا ہے۔ امام کا وطن اور ان کا وطن باطنی مناسبت کا خطاب ہے۔ ہر وہ وطن کا خطاب اور خطاب کا وطن ہیں۔ امام ہی خدا سے واسطہ ہے اور اللہ کے راز میں یہاں کے ساتھ ہی حقوق کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ انہی ناموں کے تمام سے ہند سے تسبیح کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں ان کے ہتھی شیوں کے لئے، استغفار کرتی ہیں عرش کا حکم ہو جب تک اس پر اللہ اور اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لگے لایا گیا (جو نیک اور سیدھے اور اعلیٰ پائے)

آفتاب میں جس کو پوشیدہ نور و کج رہا ہوں
جو نہیں جہنم میں ہے وہ نور و کج رہا ہوں
وہ جہنم ہے جس کی ہر جگہ کے لئے
میں اللہ کے شعور کوئی نہیں دیکھ رہا ہوں
(شاعر: میر حسین)

خطبہ افتخاریہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق سوا اہل جلاۃ نے فرمایا

میں برادر رسولؐ اور ان کے علم کا وارث ان کی حکمت کا حдон اور ان کا راز دار ہوں ایک ایک حرف جو خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے وہ سب مجھ کو پہنچی گیا ہے۔ نرشتہ کا یور قیامت تک جو بھی ہونے والا ہے میں سب کا علم رکھتا ہوں۔ یوم قیامت میں ہی تمام بنی آدم پر مقدم رہوں گا اور تمام مخلوق کا حساب لوں گا اور ان کو درجات میں جہدوں گا میں ہی اہل بار کو عذاب دوں گا۔ مجھے زمین پر بار بار آنا ہے اور رجعت کے بعد آنا ہے جس نے ہماری تردید کی اس نے خدا سے قدیم کی بات رد کی میں صاحب دعوات ہوں۔ میں ہی خدا کے وجود کی دلیل کا مالک ہوں۔ میں عجیب عجیب آیات والا ہوں میں تمام مخلوقات کے سرار کا عالم ہوں۔ میں ہی فرشتوں کو ان کے مراتب پر مقرر کرتا ہوں۔ میں نے ہی روز اول ارواح سے عبد لیا تھا میں ہی صاحب لواے حمد ہوں میں بار بار بخششیں کرنے والا ہوں اگر میں اپنے تمام امور سے تمہیں مطلع کروں تو تم میرا انکار کرنے لگو گے اور برداشت نہ کر سکو گے۔ میں باہرین کو قتل کرنے والا اور دنیا و آخرت کا ذخیرہ ہوں۔ میں ہی جبرائیل کا صاحب سر دار ہوں اور میکائیل سے کام کا مطالبہ کرنے والا ہوں۔ میں ہی جانتا احکام ہوں۔ میں ہی صدیق اکبر اور میں ہی فاروق اعظم ہوں۔ میں ہی باب یقین، امیر المؤمنین، صاحب خضر، خضر اور صاحب یحییٰ بیضا ہوں میں صاحب قصر بیضا اور جوش کندیہ جنم کا مالک ہوں۔ میں وحی کی وجہ سے بات کرتا ہوں میں ستاروں کا مالک ہوں۔ میں ہی وہ عایب ہوں جس کا سر عظیم کے لیے انتظار کیا جاتا ہے میں ہی عطا کرنے والا اور میں ہی خرقہ کرنے والا ہوں۔ میں ہی دلوں پر قابو رکھنے والا ہوں میں ہی اپنی توصیف کرنے والا ہوں۔ میں خضر و بارون کا صاحب ہوں میں موسیٰ اور یوش بن نون کا صاحب ہوں میں جنت کا مالک ہوں میں ہی رزقوں کا بار زمینیات کو اندر دھنسا دینے کا مختار ہوں۔ میں امام الابرار ہوں میں ہی بیت معمور اور سقف مرفوع اور بحر مجود ہوں۔ میں ہی باطن حرم ہوں میں تمام امتوں کا سہارا ہوں۔ میں ہی اسم اعظم کا حامل ہوں۔ اگر میں نے کلام خدا اور قول رسولؐ نہ سنا ہوتا تو تم سب کو اپنی کھوار سے قتل کر دیتا اور آخر تک فنا کر دیتا۔ میں حقیقت ماہ رمضان اور شب قدر کا راز ہوں میں ہی ام الکتاب اور میں ہی فصل خطاب ہوں۔ میں ہی فاتح ہوں۔ میں ہی سفر و حضر میں صاحب نماز ہوں بلکہ میں ہی صوم و صلا و زوہ و شب اور ماہ و سال ہوں۔ میں ہی صاحب مشرب و غیر ہوں میں ہی امت محمدی کا جھلکا کرنے والا ہوں۔ میں ہی رسول اللہ کے ساتھ آسمانوں سے نزل کرنے والا ہوں میں ہی قاب قوسین ہوں۔ میں ہی آسمان و زمین کا مالک ہوں میں ہی مایوسوں میں فریادیں ہوں۔ میں ہی آفتاب و زمین سے کلام کرنے والا ہوں۔ میں باب تجود ہوں میں ہی مابد و عبود اور شاید و مشیود ہوں۔

عزادار حسینی

آیت اللہ العظمیٰ منیر معتمد امام برحق مولا اعظم صادق جل جلالہ نے فرمایا:
سید الشہداء مولا حسین جل جلالہ کا غم اس قدر عظیم ہے کہ خود اللہ بھی غم حسینؑ میں سوگوار ہے اور قیامت غم حسینؑ میں
عزاداری کرتا رہے گا۔ اللہ برحق سے بے نیاز ہے مگر ذکر حسینؑ سے بے نیاز نہیں ہے۔

(توبہ نور، ص ۳۴، طبع قم)

آیت اللہ العظمیٰ منیر معتمد امام برحق مولا باقر جل جلالہ نے فرمایا:

میرے لیے یہ بات زیادہ باعث فخر نہیں ہے کہ میں آل رسولؐ ہوں یا میں امام وقت ہوں۔ میرے
لیے سب سے زیادہ باعث فخر بات یہ ہے کہ میں اپنے دادا حسینؑ جل جلالہ کا اولین عزادار ہوں۔
میں مولا حسینؑ کا اولین نوحہ خواں ہوں اور مظلّم حسینؑ کا پہلا رلوی ہوں۔

(توبہ نور، ص ۳۸، طبع قم)

(غور فرمائیں عزاداری مولا حسینؑ وہ عبادت ہے جس کو انجام دینا اللہ پر بھی ضروری
ہے۔ اور امام برحق عزادار حسینؑ ہونے کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں۔۔۔ مگر آج کا
نجس ناپاک مقصر مولوی کہتا ہے عزاداری غیر ضروری ہے اور اکثر مولوی عزاداری کے
خلاف فترے بازی کرتے رہتے ہیں۔ کیا مولویوں کا یہ اقدام اللہ اور معصومینؑ کے
احکامات اور سنتوں کی نافرمانی نہیں؟)

معرفت ذکر حسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام محمد باقر مولا زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

ملعون ہے وہ شخص جو میرے بابا کے ذکر کو پیسوں میں تو لٹا ہے۔ ذکر سید الشہداءؑ بیش قیمت عبادت ہے اور اس کو دولت میں تو لٹا کفر ہے۔ دنیاوی مال و دولت کو میرے بابا کے ذکر سے دور رکھو۔ ذکر حسینؑ اللہ کا ذکر ہے۔۔۔ اللہ خود میرے بابا کا ذکر کرتا ہے اللہ میرے بابا کا سب سے پہلا ذاکر ہے۔ میرے بابا کا ذکر کرنا سنت رسولؐ ہے یہ وہ عبادت ہے جو سب سے عظیم ہے اور اس کا کوئی نعم بہل نہیں ہے میرے بابا کے ذکر کو اپنے لیے کاروبار مت بناؤ بلکہ اس میں اپنی ماقبت اور آسودہ آخرت تلاش کرو۔ ذکر حسینؑ ابن علیؑ بخشش انسانیت کا ضامن ہے اس ذکر کی قدر و قیمت پی تو دولت کے بدلے میرے بابا کے ذکر سے کراہ کر اپنی عبادت کو خیانت میں نہ بدلو۔ جب کوئی ذکر حسینؑ کا کاروبار کرتا ہے تو ہماری دہائی زہر کا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ اور بی بی اپنے الال کے ذکر کے سوداگروں پر لعنت کرتی ہیں۔

(موسس شعر:، منبر:، طبع نجف مولف شیخ محمد حسینی)

(مولا سجاد قمر مار ہے ہیں کہ ذکر حسینؑ کو دولت میں نہ تو لو۔ مگر افسوس آج کے دور کے کچھ نام نہاد علماء و ذاکرین نے ذکر حسینؑ کو اپنے لیے بزنس بنالیا ہے اور یہ عبادت باقاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کر چکی ہے۔۔۔ مولویوں کی باقاعدہ بنگلہ ہوتی ہے۔۔۔ مولوی ایک ایک مجلس پر بنے کے لاکھوں روپے اپنے منہ سے طلب کرتے ہیں اور مولوی کی بوائے گچی ہے۔۔۔ مولا کے ذاکر کو مزار کے طور پر اپنی مرضی سے کچھ دینا غلط نہیں ہے بلکہ مولا کے ذاکر کو مزار و نیاز دینا سنت مصومینؑ ہے مگر جس انداز میں آج کل کے مولوی نے ذاکر حسینؑ کو کاروبار بنالیا ہے وہ ہر امر غلط ہے۔ اور قول مصومؑ کی روشنی میں کفر ہے)

عید

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا سجاد جل جلالہ نے فرمایا:
 مخلوق تو اپنی عید میں خوش ہے مگر ہماری عید صرف ماتم حسینؑ ہے۔ آل محمدؑ اب قیامت سوگوار ہیں اور دنیاوی خوشیوں کا آل محمدؑ
 اور ان کے چاہنے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔

(جود تکبر، قم، مکتبۃ الطبع، قم، سید علیہ السلام کا نام)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق بی بی زینبؑ جل جلالہ نے فرمایا:
 میرے بابا کی شہادت کے بعد جب عید آئی تو سب مسلمان آپس میں میلہ ہے تھے ہر طرف خوشی کا ماحول تھا۔ مگر ہمارا گھر
 سوگوار تھا ہم خنجر تھے کہ کوئی مسلمان آئے گا اور ہمیں ہمارے بابا کا پر سادے گا مگر کوئی مسلمان ہمارے بابا کا پر سا
 دینے نہ آیا اور ہم تنہا ہی اپنے بابا کو روتے رہے۔ آل رسولؑ پر اب کبھی خوشی نہیں آئے گی۔ خانوادہ رسولؑ اب قیامت عزادار
 رہے گا۔

(جود تکبر، قم، مکتبۃ الطبع، قم، سید علیہ السلام کا نام)

(محصومینؑ فرماتے ہیں کہ آل رسولؑ اب قیامت تک کے لیے سوگوار ہیں۔ ہماری عید ماتم حسینؑ ہے۔۔۔ مگر محصومینؑ کے دیگر
 فرمودات کی طرح اس فرمان کو بھی جتنا دیا گیا ہے اور آج محمدؑ آل محمدؑ سے محبت رکھنے کا دھوا کرنے والے بھی بڑے جوش و خروش سے
 عید مناتے ہیں اس کے باوجود کہ محصومینؑ سوگوار ہیں)

خطابِ مختارِ سخفی

جب حضرت مختار کے سامنے کوفے میں آل رسول کو اسیر بنا کر لایا تو حضرت مختار نے گریہ و ماتم کرتے ہوئے فرمایا اسے ابنِ زیاد لعنت ہو تجھ پر اور میرے اجداد پر۔ کیا تو نہیں جانتا کہ تو کن بستیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے علی بن حسینؑ کے قدموں میں تو نے بیڑیاں ڈالی ہوئی ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ میرے رب کے قدم ہیں۔ جن ہاتھوں میں تم نے جھکڑیاں ڈالی ہوئی ہیں وہ میرے معبود کے ہاتھ ہیں۔ جس حسینؑ کے سر کے ساتھ تم لوگ بے رحمی کر رہے وہ اسی مٹی کا سر ہے جو پوری کائنات کا ارتق ہے۔

بنِ پاک و مطہر بیویوں کو تو نے اپنے دربار میں بے پروا کھڑا کیا ہوا ہے، کیا تو ان کی حقیقتوں سے واقف نہیں ہے؟ زرا مٹکری کا پردے کو اپنی آنکھوں سے ہٹا کر دیکھ یہی تو ہم سب کے پروردگار ہیں۔ انہی میں تو ہمارا خدا پوشیدہ ہے۔

(چند روایات، سنہ ۶۸، طبع مشہد سولہ، آئینِ اسلامی)

خطابِ ابو لؤلؤ فیروز

میں اس شیطان بنِ شیطان کا قاتل ہوں جس نے بنتِ نبیؐ کا دل دکھلایا تھا۔ میں ہی ابلیسِ بسم کا قاتل ہوں جس نے آل رسول کو اذیت پہنچائی۔ میں دنیا کی سب سے بڑی ہوا و حرام خلف معلوم کا قاتل ہوں۔ میں اس پلید کا قاتل ہوں جس نے پاک بی بی سیدہؑ کو قصید کیا۔ ہاں میں عمر کو جہنم رسید کرنے والا خوش نصیب بنتی ہوں۔ میں نے یہ عمل سرِ سرِ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا ہے اور مجھے اس عظیم عمل پر کوئی عداوت نہیں۔ میں دعوے سے کھستا ہوں کہ میرے اس عمل کا ثواب دنیا کی ہر عبادت سے زیادہ ہے اور خدا کی نظر میں میرا مقام متقی اور پرہیزگار ترین بندوں سے بھی زیادہ ہے۔ میں نے حرامی، بنِ حرامی کو ترپا ترپا کر تلکھیں دے دے کر مارا۔ اور بیروار پر میرے دل سے صرف یہ صدا آتی تھی کہ بس میرے اس عمل کے نتیجے میں مجھے خدا وند کائنات پاک سیدہؑ کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ میں تب تک دن خطاب کو ترپا ترپا کر رہا جب تک میرے کانوں میں ایک آواز نہ آئی کہ ابو لؤلؤ ہم تم سے راضی ہوئے۔ تم چٹکت چٹکت ہو۔

(حوالہ حکایات فارس صفحہ ۱۰۰، طبع تہران)

شان محمد و علیؑ

حضرت سلمان فارسیؓ نے شان محمدؐ و علیؑ بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے آنکھوں (محمدؐ و علیؑ) کو تین حالات میں دیکھا ہے ان حالات کو، اگر کوئی اور انسان دیکھتا تو پاگل ہو جاتا یا مر جاتا۔ مگر میرے آنکھوں نے میرے دل کو ادراک اور معرفت سے لبریز کر دیا ہے اس لیے میں وہ اسرار و حقائق بھی برداشت کر پایا جن کو برداشت کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں نے فرش پر محمدؐ و علیؑ کو طویل عرصے ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور عرش پر انہی محمدؐ و علیؑ کے قدموں پر تمام خدا کی کوجہ و ریز بھی دیکھا ہے۔ میں نے فرش پر مخلوق کو محمدؐ و علیؑ پر ظلم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور عرش پر انہی محمدؐ و علیؑ کو ظلم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں نے فرش پر محمدؐ و علیؑ کو سخت محنت مشقت مزدوری کرتے دیکھا ہے اور عرش پر اپنے انہی آنکھوں کو ملائکہ کو ظلم کرتے اور ان کو ان کے مراتب و مناقب پر فائز کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ جن محمدؐ و علیؑ میں نے فرش پر طویل فاصلے کرتے دیکھا انہی محمدؐ و علیؑ کو عرش پر تمام مخلوقات میں رزق تقسیم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں نے کی بار محمدؐ کو علیؑ ہوتے ہوئے اور کی بار علیؑ کو محمدؐ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اپنے آنکھوں کو خالق بھی دیکھا ہے اور مخلوق بھی، میں نے انہیں ساجد بھی دیکھا ہے اور سجدہ بھی، میں نے انہیں عابد بھی دیکھا ہے اور معبود بھی۔ میں نے انہیں بندہ بھی دیکھا ہے اور رب بھی۔ مگر خدا کی قسم سلمان سب کچھ دیکھ کر بھی کچھ نہ دیکھ سکا سلمان بہت کچھ جان کر بھی بہت کچھ سے انجان رہا۔ سلمان محمدؐ و علیؑ کے اتنے قریب رہ کر بھی یہ نہ جان پایا کہ محمدؐ و علیؑ کی حقیقت کیا ہے۔

(سورہ فرقان صفحہ ۸۸ طبع تہذیب و ادب، دارالحدیث)

آیت اللہ کون؟

مفسرین نے ہر مقام پر دین کا چہرہ مسخ کرنے اور حق معصومینؑ پر ڈاک ڈالنے کی کوشش کی ہے اسی کی ایک مثال لقب آیت اللہ پر قبضہ ہے۔ آج جس پلید اور کم ظرف ملا کا دل چاہتا ہے وہ اپنے میں اپنی عروج و شہرت دیکھے بغیر خاص معصومینؑ کے لیے مختص لقب آیت اللہ کو غصب کر لیتا ہے۔ جبکہ حدیث معصومینؑ سے ثابت ہے کہ آیت اللہ صرف معصومینؑ ہوتے ہیں اور کوئی نجس مولوی آیت اللہ نہیں ہو سکتا۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا مولا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ہم سب اللہ ہیں ہم عین اللہ ہیں ہم قلب اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں ہم آیت اللہ ہیں ہم یہ اللہ ہیں یہ صرف ہمارے (معصومینؑ کے) القاب ہیں۔ ہمارے علاوہ کسی کو حق نہیں کہ ان القاب کو اپنے لیے استعمال کرے۔

نزول محمد و آل محمد

جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ زید معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا:

ہماری (مصوصین کی) دنیا میں آمد عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتی۔ ہم ہر طرح کے بشری تقاضوں سے پاک ہیں۔ شریعت کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم کبھی کسی سلب یا کسی رحم میں نہیں رہے۔ ہم توفیق کی طرف سے زمانے پر ظاہر کیے جاتے ہیں۔ ہم اپنی آمد اور اپنی بازگشت پر کھل طور پر قادر ہوتے ہیں۔ ہم جب چاہتے ہیں اس جہاں میں آتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس جہاں سے چلے جاتے ہیں۔ ہم کسی بھی انسانی ضرورتوں اور مجبوریوں کے تابع نہیں۔ ہم دنیا میں انسانوں کی طرح رہتے ہیں تاکہ انسانیت کو روش حیات سکھائیں۔ ہمارا کسی نجاست اور کثافت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم پاکیزگیوں کے حامل ہیں۔ ہم اتنے ہی پاک و پاکیزہ ہیں جتنا اللہ پاک و پاکیزہ ہے۔ ہم میں اور عام انسان میں اتنی ہی فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں فرق ہے۔ ہم کو کبھی اپنے بیسامت سمجھو تم کبھی بھی ہم جیسے نہیں ہو سکتے۔ ہم انسانوں کی طرح دیکھتے ضرور ہیں مگر ہم بشر ہیں نہیں۔ شریعت ہماری خلق کی ہوئی صرف ایک خلقت ہے۔

(حدیث بحار، طبع نہج سلف، ص ۱۸۱)

(مصوصم کے اس فرمان کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصوصین کا تصور ہوتا ہے نزول ہوتا ہے مصوصین کی ولادت یا پیدائش نہیں ہوتی۔)

غالی کون ؟

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ معصومینؑ سے عشق رکھنے والے نالی و امامت ملکہوں مائیموں حلالی مولیوں کو منافق مقصر مولوی اور ان کے نمائندے خالی اور نصیری کے القابات سے نواز دیتے اور حقیقی شیعان حیدر کرام کے حوالے سے معاشرے میں غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ میں نے اپنی پچھلی کتاب میں حقیقت نصیریہ پر روشنی ڈالی تھی اور اسے منع کیا تھا کہ نصیریوں کا مذہب اور ان کے عقاید کیا ہیں۔ اور پاکستان میں کوئی نصیری موجود نہیں اور نصیری مذہب کے حامل زیادہ تر افراد ایران عراق اور شام میں پائے جاتے ہیں۔ نصیری وہ ہوتے ہیں جو صرف موالی کو اللہ مانتے ہیں اور باقی معصومینؑ پر ان کا ایمان نہیں ہوتا وہ نہ رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں نہ قرآن پر ان کا یقین ہوتا۔۔۔ نصیری نہ ماتم کرتے ہیں نہ فرش عزائم پھاتے ہیں۔ جبکہ جن مومنین پر یہاں ہمارے معاشرے میں نصیری ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ ۱۴ معصومینؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور معصومینؑ کو ایسے مانتے ہیں جیسے مانے جانے کا حق ہے۔ مجلس و ماتم برپا کرتے ہیں۔ رسولؐ اور قرآن پر ایمان کامل رکھتے ہیں اور یہی حقیقی مومن ہوتے ہیں نہ کہ ہمارے معاشرے میں نصیری کے نام سے بدنام کیا جاتا ہے۔ یہ تمام حقائق میں اپنی پچھلی کتاب مودت معصومینؑ میں سامنے لایا چکا ہوں۔ اب میں خالی ہونے کا الزام جو اکثر مومنین پر لگتا ہے اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ عام طور پر مقصر مولوی کہتے ہیں کہ خالی وہ ہوتے ہے جو (نعموذا اللہ) علی کھد سے بڑھا دیتے ہیں اور موالی کے بے جا فضائل بیان کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ غور فرمائیں فرمان معصومینؑ کی روشنی میں دراصل خالی ہیں کون۔ آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا جعفر صادقؑ جل جلالہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ خالی کون ہوتے ہیں اور ان کا اللہ کی نظر میں کیا مقام ہوتا ہے؟ مولا صادقؑ نے فرمایا خالی کا سر سے زیادہ بدتر اور نجس ہوتا ہے۔ خالی وہ ہوتا ہے جو مخلوق کو خالق کے برابر سمجھتا ہے۔ اور مخلوق کی ویسے ستائش و عبادت کرتا ہے جیسے خالق کی کی جاتی ہے۔ خالی وہ ہے جو خالق کی عبادت چھوڑ کر مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔ شخص نے دریافت کیا کہ مولاؑ جو افراد آپ کے فضائل بیان کرتے ہیں آپ کی ستائش کرتے ہیں کیا وہ بھی خالی ہیں؟ امامؑ نے جواب دیا تم نے ہم معصومینؑ میں ایسا کیا دیکھا جو ہم کو مخلوق سمجھ بیٹھے؟ اسی تو وہ خالق و مالک ہیں جنہیں سجدے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ کائنات جب سے خلق ہوئی ہے ہماری ہی عبادت میں مصروف ہے۔ ہم معصومینؑ کی تو وہ ذکر کرتے ہیں جن کا ذکر کرنا اللہ پر بھی فرض ہے۔ اور خالی وہ بد بخت ہیں جو ہمارے حق کو غصب کرتے ہوئے مخلوق کو ہمارے ان درجات اور مناقب پر نایز سمجھ لیتے جو صرف ہمارے لیے مختص ہیں۔ قابل ستائش، قابل عزت، قابل تحسین، ستیاں صرف ہم معصومینؑ کی ہیں۔

شہادت مولا حسینؑ کے موقع پر جنات کی گریہ و زاری

عصر عاشور کو جب مولا حسینؑ کو شہید کیا جا رہا تھا تب جنات نے جو نوحہ خوانی کی تھی اسے نبیؐ کے جید عالم دین علامہ ابراہیم موسوی نے اپنی کتاب اسرار الہی میں کچھ یوں رقم کیا ہے۔

آج اللہ کی حقیقت قتل ہوئی۔۔۔ آج تو حید کا جسم بیکر قتل ہوا۔۔۔

”آج خالق کی گردن پر خنجر چلا اور اللہ کا لبو اس سرزمین پر بھگ گیا۔ آج وہ قتل ہوا جس کے دم سے یہ فرش اور عرش قائم ہیں۔ آج اس کو مار دیا گیا جس کے دم سے مخلوقات سانس لیتی ہیں۔ آج وہ جا رہا ہے جس نے حیات کو حیات بخشی۔ آج وہ شہید ہوا جو کریمی کا خالق ہے۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو قتل کیا۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے پاک سیدؑ کے دلارے کو قتل کیا۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے اللہ کے رفیق کو شہید کیا۔

اے ہم کو جو دم لائے والے حسینؑ تم پر ہمارا سلام
اے ہم کو رزق دینے والے حسینؑ تم پر ہمارا سلام
اے ہمارے وارث و ناصر حسینؑ تم پر سلام
اے انسانیت کو زندہ رکھنے والے حسینؑ تم پر سلام

عزائے حسینیؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظمؑ جل جلالہ نے فرمایا:

عزائے حسینؑ اعلیٰ ترین عبادت ہے اور اس عبادت کی کوئی حدود نہیں۔ جہاں تک ہو سکے سید الشہداء حسینؑ کے غم میں نریہ و ماتم کرو اگر وہ ران نریہ ماتم تمہاری آنکھوں یا جسم سے خون جاری ہو جائے تو اس امر کا ثواب بے حساب ہے۔ غم مولا حسینؑ میں جو آنسو جاری ہوتے ہیں اور ماتمی کے جسم سے جو پسینہ بہتا ہے اس سے ملائکہ غفلت ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو نہ فروغ دین ہے نہ اصول دین ہے بلکہ یہ عبادت روح دین ہے۔ عزائے حسینؑ کے بغیر دین کا وجود ہی باقی نہیں رہتا۔ جو شخص صرف عزائے حسینیؑ ہے اور عزاداری حسینؑ پر پا کر ہے اگر وہ کوئی اور عبادت نہیں بھی کرتا تو اس کی بخشش ممکن ہے مگر اگر کوئی تمام عبادتیں انجام دیتا ہے مگر عزاداری حسینؑ نہیں کرتا تو اس کی ساری عبادتیں بیکار ہیں۔ (مجموعہ احادیث، صفحہ ۱۱، طبع قم، مکتبۃ اہل بیت)

مدہت مولا علیؑ میں حضرت شاہ حسین لال شہباز قلندر کے چند اشعار

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضیٰ علی ہستم

پیشوا تمام رندانم

کہ سگ کوی شیریز دانم

ازمہ عشق شاہ مستم

بندہ مرتضیٰ علی ہستم

من بغیر از علیؑ نہ ہستم

علیؑ اللہ از ازل گفتم

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضیٰ علی ہستم

ترجمہ: حیدری ہوں قلندر ہوں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔ میں تمام بولیاؤں کا پیشوا ہوں مگر اپنی تمام تر عظمت کے باوجود مولا علیؑ کی گلی کا سب ہوں مولا علیؑ کے عشق کے نشے میں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔ میں علیؑ کے سوا کچھ نہ جانتا ازل سے علیؑ کو ہی اللہ کہتا ہوں۔: حیدری ہوں قلندر ہوں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔

(خود دیوان قلندر پاکت)

صوفی بزرگ مولوی مستوی روم جن کے کلام کو فارسی زبان میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور ایران کے تمام نلما رومی کے عقاید اور خیالات کو برحق مانتے ہیں۔ رومی کے چند اشعار پیش خدمت ہیں جن سے ان کا عشق مولا علیؑ ظاہر ہوتا ہے۔

حج و نماز است و سیام اللہ مولا علیؑ
 رازق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان
 مامور امر کن فکان اللہ مولا علیؑ
 سلطان تیشل و نظیر پروردگار بی وزیر
 دارندہ ہر ما و پیر اللہ مولا علیؑ
 دارندہ لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم
 میر عرب فخر عجم اللہ مولا علیؑ

ترجمہ۔ حج، نماز اور روزہ ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔ تمام بندوں کے رازق ہیں تمام طالبوں کے مطلوب ہیں۔ امر کن فیا کن کے مالک ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔ بے مثل سلطان ہیں بے نظیر پروردگار ہیں۔ ہر وہی اور پیر کے مالک و آقا ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔ لوح و قلم کے مالک ہیں انہوں نے ہی خلقت کو پیدا کیا ہے۔ میر عرب ہیں اور عجم کا فخر ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔

شانِ مولا علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا علیؑ جل جلالہ نے فرمایا:

میں خالقوں کا خالق ہوں۔ میں ناسمجھ میں آنے والی عجیب عجیب خلقتوں کو خلق کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملائکہ اور انبیاء کو احسن ترین طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں فکر توحید کو کا خالق ہوں۔ میں اللہ کے وجود کی تمام تر دلیلوں کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کہ دوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی۔ میں قسم لے لے کہ اللہ کا خالق ہوں۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہوں جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ علم یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ میرے پاس ہے جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔

(حدیث، بحار، سنن، طبع نجف، مولف: محمد باقر عابدی)

فضایل مولا حسن مجتبیٰؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا حسن مجتبیٰؑ جل جلالہ نے فرمایا:

مجھے اللہ نے بے پناہ اختیارات سے نوازا ہوا ہے۔ میں چاہوں تو شمال کو جنوب میں اور جنوب کو شمال میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو آسمان کو زمین پر اور زمین کو آسمان پر لے جاؤں۔ میں چاہوں تو جنت کو جہنم میں اور جہنم کو جنت میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو عرب کو عجم میں اور عجم کو عرب میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو مرد کو عورت میں اور عورت کو مرد میں بدل دوں۔ میں اتنا اختیار رکھتا ہوں کہ ایک لمحے میں دنیا کو نیست و نابود کر دوں اور اگلے ہی لمحے میں اس سے زیادہ حسین دنیا قائم کر دوں۔ میں اللہ کے تمام تر جلال و جلال کا مالک ہوں۔ میں رحمتوں کا امیر اور سردار ہوں۔

(حدیث، بحار، سنن، طبع قم، مولف: محمد حسین ربیعی)

عظمت مولا امام تقی ﷺ

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا:

جو بھی تقی جہاں چاہتا ہے جو بھی تقی حاصل کرنا چاہتا ہے وہ در مولا امام تقی پر تجدید کرے اور مولا امام تقی سے تقی کی بھیک مانگے۔ مولا تقی تمام تقیوں کے خالق ہیں اور فرش و فرش کے تمام مستیوں کے ارباب ہیں۔ مستیوں کو رزق تقی فراہم کرنے والی بستی مولا امام تقی کی ہے۔ تمام عبادتیں تمام ریاضتیں تمام حاجتیں در مولا تقی سے ہو کر ہی بارگاہِ خدیوہندی میں حاضر ہوتی ہیں۔

(حدود اسرار تقی، صفحہ ۱۷۱ طبع مشہد مولف آغا مصطفیٰ)

مناقب آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم سیدہ بی بی زینبؑ ﷺ

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا:

دین الہی پر سب سے زیادہ احسان کرنے والی بستی بی بی زینب کی ہے۔ اللہ کا دین آج جہاں میں سلامت ہے تو وہ کربلا کی وجہ سے ہے اور اگر کربلا زندہ ہے تو بی بی زینب کی وجہ سے۔ اگر بی بی زینب نہ ہوتیں تو نہی آج جہاں میں کربلا زندہ ہوتی نہی آج اسلام کا جو دہاتی ہوتا۔ آج اسلام صرف بی بی زینب کی، لیکن مبارک کے صدقے میں زندہ ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا:

حضرت زینبؑ ہماری رازق ہیں۔ حضرت زینبؑ نے ہمیں رزق عزاواری سے نوازا ہے۔ بی بی زینبؑ پیکر خالق عزاواری ہیں۔

(حدود مناقب زہیر، صفحہ ۱۷۱ طبع نجف مولف زہاد حسن نجفی)

بحر الفضل میں ابو الفضل العباسؑ کے فضائل

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ابو الفضل العباسؑ تو خود تمام فضیلتوں کو جو میں لانے والے ہیں ان کے فضائل بیان کرنا ممکن ہے۔ عباسؑ اللہ کے تمام تر فضل و کرم کے مالک ہیں۔ عباسؑ ہی فضل بہمن کے خالق و سرور ہیں۔ کائنات کی تمام فضیلتیں عباسؑ کی خلق کردہ مخلوق ہیں۔ تمام فضیلتیں شب و روز در عباسؑ پر جمع کرتی ہیں۔ عباسؑ پروردگار فضل ہیں۔ ہم معصومین کے جتنے بھی فضائل ہیں وہ ابو الفضل العباسؑ کے ہی خلق کردہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عباسؑ کا نام ابو الفضل رکھا گیا ہے۔ اے مومنوں! جب بھی زندگی میں کسی مصیبت اور پریشانی میں گمراہ تو پاکیزہ نیت کے ساتھ ابو الفضلؑ سے مانگنا۔ یقیناً عباسؑ تم پر اپنے فضل و کرم کی بارش کر دیں گے۔

(جوہر العباس علیہ السلام، طبع نجف اشرف، ابو حمزہ دہلوی)

شان بی بی سکینہؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا:

سکینہؑ اللہ کی اس گرانبہا نعمت و برکت کا نام ہے جس کو تمام دنیا کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا۔ مگر ان کا جسم نزول صرف قلب مولا حسینؑ پر ہوا۔ اللہ نے مولا حسینؑ کی دل کی خوشنودی اور تسکین کی خاطر اپنی سب سے گرانبہا نعمت بی بی سکینہؑ کو نازل کیا۔ سکینہؑ اللہ کے تمام تر سکون اور امن کی خالق و راضی ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں چین، امن اور سکون دیکھو کچھ جاہلوں کے رہنے والوں سے بی بی سکینہؑ راضی ہیں اور جہاں اشتعال، بے چینی اور اضطراب دیکھو کچھ جاہلوں سے سکینہؑ ناراض ہیں۔

(جوہر طباعت لدنی جلد اول صفحہ ۷۷، طبع مشرق)

مدہت مولا قاسمؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا حسین جل جلالہ نے فرمایا:

اللہ کا تمام تر حسن قاسمؑ میں ملایا ہوا ہے۔ قاسمؑ اللہ کے لطیف ترین حصے سے جو میں آیا ہے۔ کائنات نے قاسمؑ سے زیادہ لطیف اور حسین ہستی کا کبھی مشاہدہ نہیں کیا۔ اللہ نے اپنے تمام تر حسن اور معنائ کو قاسمؑ میں اتار دیا ہے۔ قاسمؑ جمال خداوندی کا چہرہ بھرتا عکس ہے۔ قاسمؑ کے حسن کی زیارت کرنے کی خاطر روزانہ ہزاروں ملائکہ اور انبیاء عرش سے فرش پر آتے ہیں۔

(جوہر حقایق آلہ ہدیہ، طبع قم، مؤلف: نجفی حیدری)

شان مولا زین العابدین ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق موالیہ باقر ؑ جل جلالہ نے فرمایا:

میرے بابا سجادؑ وہ مایہ ہیں جن کی عبادت تمام عبادتیں کرتی ہیں۔ میرے باباؑ وہ سجاد ہیں جن کو خود سجدے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ میرے باباؑ وہ قرآن ہیں جن کی تلاوت خود قرآن نازل کرنے والا کرتا ہے۔ میرے باباؑ سجادؑ باب العبادات ہیں اور کائنات میں ہونے والی تمام عبادتوں کو میرے باباؑ شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ میرے باباؑ اللہ کی عبادت کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ خود اللہ بھی میرے باباؑ کی عبادت کرتا ہے۔

فضایل بی بی ام کلثوم ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولاؑ موسیٰ کاظم ؑ جل جلالہ نے فرمایا:

ایک روز مجھے پاک سید و طاہرہ بی بی زہراؑ جل جلالہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا بی بی زہراؑ نے مجھ سے فرمایا لوگوں پر واجب ہے کہ جتنا میرا احترام کرتے ہیں اتنا ہی بی بی ام کلثومؑ کا احترام کریں۔ بی بی ام کلثومؑ جل جلالہ میرے تمام تر اختیارات کی مالک ہیں۔ اللہ کے نزدیک جو درجہ میرا ہے وہی درجہ ام کلثومؑ کا ہے۔ ام کلثومؑ خدا کی اسرار سے اتنی ہی باخبر ہیں جتنی میں باخبر ہوں ام کلثومؑ طہارتوں اور پاکیزگیوں کو غلط کرنے والی بی بی ہیں۔ جس طرح بی بی زہراؑ موالیؑ کی بے مثل عکس ہیں ویسی ہی ام کلثومؑ بے مثال تصویر ہیں۔ (جو مختار عالمیہ سنہ ۱۳۸۱ طبع ہوا۔ محمد ہادی زہدانی)

شان مولا علی اصغر ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق موالیہ باقر ؑ جل جلالہ نے فرمایا میں نے مولا حسینؑ سے سنا کہ ایک روز مولا حسینؑ نے معرکہ کربلا کے لیے اللہ سے امداد کی درخواست کی تو اللہ نے مولا حسینؑ سے فرمایا اے حسینؑ میں کربلا میں تمہاری اس شکل میں مدد کروں گا کہ تم بھی حیران ہو جاؤ گے۔ اللہ نے کہا میں خود کربلا میں آؤں گا اور تمہاری امداد کروں گا۔ مولا باقرؑ فرماتے ہیں جب کربلا میں مولا حسینؑ نے چاہا کہ اللہ ان کی امداد کو آئے تو اللہ نے اپنی تمام تر شان بے نیازی اور اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ علی اصغرؑ کی شکل میں عکس کیا۔ اللہ نے کربلا میں اصغرؑ کی شکل میں مولا حسینؑ کا ساتھ دیا۔

(جو علم مثل سنہ ۱۳۷۲ طبع ہوا۔ محمد ہادی زہدانی)

مناقب مولا رضا ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے مولا رضا کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا مولا رضا کی ذات اللہ کی شان کریمی کا نمونہ ہے۔ خدا کی تمام تر رحمانیت، کریمی اور شفقت کا محور اور مظہر امام رضا کی ذات ہے۔ اللہ کی تمام تر سلطنتوں کے سلطان و احد کا نام رضا ہے۔ مولا رضا تمام جانوں کے شہنشاہ اعظم ہیں۔ کائنات میں جو بھی مخلوقات ہماری ولایت پر قائم ہیں ان کی شفاعت کے ضامن مولا رضا ہیں۔ مولا رضا کی رضای دراصل اللہ کی رضا ہے۔

(جود: خاص اہل سنت، ۹، طبع شہد، مولف: اکبر فرہانی)

مدحیت مولا باقر ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا میرے بابا باقر اللہ کے تمام تر علوم کا گنجینہ ہیں۔ تمام خداوندی علوم امام محمد باقر میں سمائے ہوئے ہیں۔ اللہ کی عالیت کو دیکھنا چتو مولا باقر کا مشاہدہ کرو۔ خدا کا تمام علم مولا باقر کی زبان اللہ اس سے گویا ہوتا ہے۔ کائنات کے تمام علوم مولا باقر کے پروردہ ہیں۔ کوئی ایسا علم جو وہ نہیں رکھتا جو مولا باقر کا تخلیق کردہ نہ ہو۔ مولا باقر علم کے پروردگار ہیں۔ دنیا کے سارے عالم میرے بابا باقر کے در سے رزق علم حاصل کرتے ہیں۔

(جود: انوار صالح، صفحہ ۴۲، طبع مولف: عباس دانشمند)

مقام مولا حسن عسکری ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہیر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ سے دریافت کیا گیا کہ مصومین میں سب سے افضل و برتر کون ہے؟ مولا جعفر نے فرمایا تمام مصومین کے درجات اور مناقب برابر ہیں۔ تمام مصومین اتنے ہی بلند ہیں جتنا اللہ بلند ہے۔ مگر ہم سب میں سب سے منفرد اور جداگانہ مقام مولا حسن عسکری کا ہے۔ کیونکہ ان کے گھر میں ہماری آخری حجت قائم آل محمد کی آمد ہوگی اور پھر مہدی ہونے کی وجہ سے حسن عسکری کا مقام ہم سب سے جدا ہے۔ حسن عسکری رحمتوں اور برکتوں کا منبع ہیں اور حسن عسکری ہی وہ سستی ہیں جن کے امر سے مہدی ظاہر ہونگے

(جود: اقوال حضرت، صفحہ ۱۶۱، طبع نجف، مولف: باقر محمد)

منزلت مولا جعفر صادق ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ سے ایک صحابی نے ان کے پدربزرگوار مولا جعفر صادق کی سب سے بڑی فضیلت دریافت کی تو مولا کاظم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ میرے بابا کے نام سے مشہور ہونگے۔

صحابی نے پوچھا وہ کیسے؟ مولا کاظم نے فرمایا میرے بابا نے دین محمدی کو سال بنشا اور اتنا سال بنشا کہ اللہ نے دین محمدی کو دین جعفریہ میں تبدیل کر دیا۔ اللہ اور رسولؐ بھی دین جعفریہ پر ہی قائم ہیں اسی لیے اللہ اس کا رسولؐ اور ہم تمام محسوسین جعفری ہیں۔ اور میرے بابا جعفر صادق کے نام سے ہی مشہور ہونگے۔

(جوہر شیعہ مذہب حق، صفحہ ۱۱، طبع قم، مولف بہرام ارجمند)

شان مولا تقی ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا میں عرش اور فرش کے تمام حالات سے واقف ہوں۔ میں اس سے بھی واقف ہوں جو ہو چکا اور میں اس سے بھی واقف ہوں جو ہونے والا ہے۔ میں عالم علم لدنی ہوں، میں مالک علم باطن ہوں۔ میں علم غیب کا عالم اور وارث ہوں۔ میں تمام عالموں پر تصرف رکھتا ہوں۔ کوئی عالم ایسا نہیں جس سے میں واقف نہیں ہوں۔ میں تمام روحانی اور دنیاوی علوم کا عالم ہوں۔ میں اللہ کی قوتوں کا مجموعہ ہوں۔ میں جس کو چاہے مار دوں جس کو چاہے زندہ کر دوں۔ جس کو چاہے جنت سے نواز دوں جس کو چاہے جہنم میں دیکھ دوں۔ میں جہاں میں بولی جانے والی تمام زبانوں کا خالق ہوں۔ دنیا میں جتنی بھی بولیاں بولی جاتی ہیں وہ سب میری تخلیق کردہ ہیں۔ اور میں ہی ان زبانوں کو انسانی ذہنوں پر نازل کرنے والا ہوں۔

(جوہر مباحث، جلد ۱، صفحہ ۵۵، طبع قم، مولف آقا محمد جوری)

فضایل مولا موسیٰ کاظم ؑ

آیت اللہ العظمیٰ زہر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا مولا موسیٰ کاظمؑ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اللہ کے دین کو مشکل ترین حالات میں سہارا دیا۔ خود زندگی بھر تک ایف و اذیت میں رہے مگر دین پر آنچ نہ آنے دی۔ موسیٰ کاظمؑ اللہ اور اس کے دین کے محسن ہیں۔ اللہ نے ان کے احسانات کے بدلے میں انہیں باب الحوائج بنادیا۔ اب جہاں میں جہاں بھی حاجتیں پوری ہوتی ہیں وہ موسیٰ کاظمؑ کی مرضی سے پوری ہوتی ہیں۔ خود اللہ بھی مخلوق کی کسی حاجت کو پورا نہیں کر سکتا جب تک موسیٰ کاظمؑ کی مرضی شامل نہ ہو۔ مخلوقات جہاں کہیں بھی دعا کرتی ہیں تو وہ دعا موسیٰ کاظمؑ کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہے اور اگر موسیٰ کاظمؑ راضی ہوں تو اس دعا کو مستجاب کیا جاتا ہے۔

(جوہر مباحث، المیزان، صفحہ ۵۵، طبع نجف، مولف علامہ محمد جوری)

اقرار ولایت علیٰ ہر عبادت میں واجب ہے

دور رسول سے ہی مسلمان اپنی تمام عبادات میں ولایت مولائی قرار کرتے تھے۔ تمام عبادات میں اقرار ولایت علیؑ پر مسلمان ہوا جب۔ مگر یہ دور کے پرنسپل مولوی، مفتی اور مجتہد نے ولایت پر جسے کوئی تکلیف پہنچا دیا اور خلف پیوں اور محققوں کے ذریعے مسلمانوں کو ولایت علیؑ سے دور کر دیا گیا۔ دور رسول سے حکومت مری تک شیعی مسلمان ان دنوں کے دور (تشہد) نماز میں ولایت علیؑ کا قرار کرتے رہے تھے۔ ولایت علیؑ پر یہاں تک کہ سب سے پہلے مجتہد علم اجتہاد کے خالق عربین خطاب نے اپنے دور حکومت میں کیا ہوا وہ ان، علیؑ اور (تشہد) نماز سے علیؑ کی کوئی کوٹاری نہ کر دیا۔ اہل سنت کے جیسے عالم دین ابن حجر عسکرائی اپنی کتاب فتاویٰ حروافہ میں لکھتے ہیں کہ دور سے پہلے شیعی مسلمان اپنی ہر عبادت میں علیؑ کی کوئی کوٹاری نہ دیتے تھے مگر عمر نے جس طرح اجتہاد کے ذریعے دین کے خلف نمونوں پر جسے کیا ہوا دین کا پیروں کا کیا ہوا اسی طرح ولایت علیؑ پر بھی کیا گیا اور مسلمانوں کو اس واجب شہادت سے دور کر دیا گیا۔ ولایت پر پہلا دور میں ہوا۔ ولایت کا مکمل بڑھانے میدان کر رہا میں کیا جیسے نہ مفتی نے کہا کہ اے حسینؑ علیؑ کی کوئی کوٹاری نہ کر دیتی سب کو مجھے منظور ہے کیونکہ اٹھارہ رسول کی کوئی تو میں بھی دیکھوں۔ اس واسطے سے امام ظہر صادق کا قول بھی سوچو وہ جس میں امام مہدیؑ کے لیے ہے کہ یہاں تک کہ صرف علیؑ کی کوٹاری نہ تھا۔ کیونکہ اٹھارہ رسولؑ تو تمام بڑوں کا بھی حاکم تھا۔ یہ دور کے مگر مختصر اور واضح کہ

[illegible][illegible]

فتوا باز خاص خور مجتہدوں کی تردید اور ان پر تیرا کرنے کی وجوہات !!

فتوا باز خاص خور مجتہدین دو شکلیں ہیں جو پہلیں اور یہودیوں کے بکثرت ہیں اور تیسرے مذہبِ نصرانی میں داخل ہو کر مسلسل تیسریں کچھ دیکھ کر نے میں معروف ہیں اور اپنی دنیا کی عطا کردہ مذہبِ نصرانی میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ وجوہات جن کی بنا پر ہم مجتہدین پر تیرا کرتے اور سخت قائل ہیں۔

۱۔ علمِ اجتہاد جو مری اختر کا مجتہدین نے اس علمِ اجتہاد کو صحیح میں داخل کیا اور اجتہاد کی بات کے ذریعے قرآن اور احادیثِ مصونہ کو رد کر کے اپنی ناقص فہم کے ایجاد کردہ طوائف کو دینِ مٹا دیا جو کفر ہے۔ کیونکہ مصونہ کھڑا ہے کہ حقِ انصاف کے ذریعے دین میں فیصلے نہیں کیے جاسکتے اور دین کی بنیاد اللہ و رسول مصونہ ہے قرآن اور احادیثِ کمال سے بہت کہ مولویوں کی فہمِ ناقص کے ذریعے جو غلط فیصلے سراسر باطل اور حرام ہیں۔

۲۔ مجتہدین نے مصونہ کی تقلید کو رد کر کے اس کے مقابلے میں اپنی تقلید کو شیعوں پر قیام دیا اور اسے واجب قرار دے دیا جو غلط ہے۔ کیونکہ مذہبِ نصرانی میں تقلید صرف مصونہ کی کی جاتی ہے نہ مصونہ کی تقلید مذہبِ نصرانی کے نزدیک حرام ہے۔

۳۔ مجتہدین نے غلطی سے لے کر حلال کیا اس کلمہ سے غارت کر دیا اور ایمان میں غیر ضروری قرار دے دیا۔ جبکہ روایتِ علیؑ مذہبِ شیعوں کے نزدیک ہر عبادت میں واجب ہے اور روایتِ علیؑ دین کی بنیاد ہے۔ اور روایت کے قرار کے بغیر ہر عبادت باطل ہے۔

۴۔ جب تک مجتہد نے عبادتِ مولانا حسینؑ پر حلال کیا اور مشقِ مولانا حسینؑ میں جو غلطیوں کے ہوتے کہ وہاں قرار دیا۔ جبکہ عبادتِ حسینؑ میں شیعوں کی شرک جیسا ہے اور دین کی روح ہے اور مشقِ حسینؑ میں خون کا ہر مادہ ناپاکتِ مصونہ ہے۔ مجتہدین سنتِ مصونہ کے خلاف قرار دے کر گناہ گار و کفر کے مرتکب ہوئے۔

۵۔ مجتہدین نے دشمنانِ مصونہؑ پر تیرا کرنے سے روکا نہ روکا کر دیا جبکہ مذہبِ نصرانی میں تو ہر دین کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر شیعوں پر لڑنے ہے کہ دشمنانِ مصونہؑ پر تیرا کرے اور دشمنان پر تیرا کرنا سنتِ مصونہ کی ہے۔

۶۔ مجتہد معاشرے میں مختلف قسم کی طوائف داخل کرنے کا بھی باعث بنے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ بے راہ و روی کا تصور ہو رہا ہے۔ مجتہدین کی طرف سے معاشرتی نظام پر حملہ کیا گیا جن کے واضح ثبوت ان کے چند فتوؤں میں سامنے آتے ہیں جو کچھ اس طرح ہیں (مجتہدین نے خالد اور یحییٰ سے نکاح ہمارے قرار دے دیا۔ حد کے قیام پر قوانین کو ختم کر کے ان کی شکل میں تبدیل کر دیا اور فی دور کو طلال قرار دے دیا۔ فحش کی بے جا اور بے جا ہستی شروع کر دی۔ مصونہؑ کے طہر کرداروں کو ککارتوں اور مروج کی شکل میں پیش کرنے کی اجازت دے دی جو تو بین ماحول رسالت کے زمرے میں آتا ہے اور اس کے علاوہ بھی مجتہدین نے ایسے بہت سارے کفریہ عقائد کو شیعوں میں داخل کر دیا ہے جو اقوالِ مصونہؑ اور قرآن کی روشنی میں باطل نکلتے ہیں۔ ان سب کو جاننے کے لیے ان مجتہدین کی توضیح السائل اور جہدِ فقہی سائل کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جن کے مطالعے سے یہاں واضح ہو جاتی ہے کہ مجتہدین کا دین قرآن اور سنتِ مصونہؑ کے منافی ہے اور معاشرے کی بے راہ و روی کا ضامن ہے۔

لعنت ہو بر فتوا باز خاص خور مجتہد اور مجتہدوں کے جہاں مقلدوں پر